مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوّت

ہفت روزہ
کراچی

ارشادِ نبوی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ : اپنی جانوں اور اولاد کو نیز مال اور خادموں کو بد دعا نہ دیا کرو مبادا اللہ کے کسی ایسے خاص وقت میں واقع ہو جائے جو مقبولیت کا ہے بالخصوص رمضان المبارک کا تمام مہینہ تو بہت ہی خاص وقت ہے۔

اس میں اہتمام سے بچنے کی کوشش اشد ضروری ہے

شمارہ نمبر ۳

۱۵ تا ۲۱ جون ۱۹۸۳ء بمطابق ۵ تا ۱۱ رمضان ۱۴۰۳ھ

جلد نمبر ۳

خصائل نبوی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات در باب اشعار

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رحمہ اللہ

۲۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الرحمٰن بن مهدی قال حدثنا سفیان عن عبد الملک بن عمیر حدثنا ابو سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اصدق کلمة قالها الشاعر کلمة لبید الا کل شیٔ ما خلا الله باطل ۔ وکاد امیة بن ابی الصلت ان یسلم

۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ سچا کلمہ جو کسی شاعر نے کہا وہ لبید بن ربیعہ کا یہ کلمہ ہے۔ **الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل** ؂ آگاہ ہو جاؤ اللہ جل شانہٗ کے سوا دنیا کی ہر چیز فانی ہے۔ اور امیۃ بن ابی الصلت قریب تھا کہ اسلام لے آتے۔

فائدہ: لبید ایک مشہور شاعر تھے لیکن مسلمان ہونے کے بعد سے شعر کہنا چھوڑ دیا تھا۔ یہ کہتے تھے کہ مجھے حق تعالیٰ جل شانہٗ نے اشعار کا نعم البدل عطا فرما دیا۔ یہ مکرم صحابہؓ میں ہیں ایک سو چالیس سال یا اس سے کچھ زیادہ عمر ہوئی۔ اس کا دوسرا مصرعہ یہ ہے **وکل نعیم لا محالة زائل** ؂ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ دنیا کی ہر نعمت کسی نہ کسی وقت میں زائل ہونے والی ہے۔ اور امیۃ بن ابی الصلت بھی ایک مشہور شاعر تھا جو اپنے اشعار میں حقائق بیان کرتا تھا۔ قیامت کا قائل تھا لیکن توفیق ایزدی شاملِ حال نہ ہوئی اس لیے مسلمان نہ ہو سکا۔ آٹھویں حدیث کے ذیل میں اس کی کسی قدر تفصیل بھی آرہی ہے۔

۳۔ حدثنا محمد بن المثنی قال انبانا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن الاسود بن قیس عن جندب ابن سفیان البجلی قال اصاب حجر اصبع رسول الله صلی الله علیه وسلم فدمیت فقال

هل انت الا اصبع دمیت ؂ وفی سبیل الله ما لقیت

جندب بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک پتھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی میں لگ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ خون آلود ہوگئی تھی۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شعر پڑھا جس کا حاصل ترجمہ یہ ہے۔ تو ایک انگلی ہے جس کو اس کے سوا کوئی مضرت نہیں پہنچی کہ خون آلودہ ہوگئی اور یہ بھی رائیگاں نہیں بلکہ اللہ جل شانہٗ کی راہ میں یہ تکلیف پہنچی جس کا ثواب ہوگا۔

فائدہ: اس حدیث میں بھی وہ اشکال کیا جاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شعر کیسے فرمایا اس کا مختصر جواب گزر بھی چکا ہے اس خاص گیت پر یہ بھی ایک جواب دیا جاتا ہے کہ یہ رجز کہلاتا ہے شعر نہیں ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ایک آدھ شعر کہنے سے آدمی شاعر نہیں ہوتا لہٰذا یہ آیت وما علمناه الشعر کے خلاف نہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ دمیت اور لقیت سے ساکنہ ہے متحرکہ نہیں۔ اس صورت میں موزونیت سے بھی نکل گیا۔ بندہ ناچیز کے نزدیک اگر اس کی توجیہ یہ کی جائے کہ یہ شعر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نہیں بلکہ منقول تھا کسی دوسرے شاعر کے کلام سے تو اس صورت میں کسی توجیہ کی ضرورت نہیں رہے گی۔ چنانچہ واقدی نے اس شعر کو ولید بن ولید کا بتایا ہے۔ اور ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب "محاسبۃ النفس" میں ابن رواحہ کی طرف نسبت کیا ہے۔ دو شاعروں سے کسی ایک شعر کا ورود ممنوع نہیں اس لیے ممکن ہے کہ دونوں نے یہ شعر کہا ہو۔ اس میں اختلاف ہے یہ قصہ کب کا ہے جمہور علماء کی رائے یہ ہے کہ جنگ احد کا ہے اور بعض لوگ اسے ہجرت سے قبل بتاتے ہیں

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

جلد نمبر ۳

شمارہ نمبر ۳

ختم نبوت

فہرست

۱- خصائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم — حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب — ۲

۲- روزے کی اہمیت اور فرضیت — مولانا محمد منظور النعمانی — ۴

۳- اداریہ — مولانا محمد منظور احمد الحسینی — ۵

۴- مسلمانوں کی فتح مبین — حضرت مولانا سمیع الحق صاحب — ۶

۵- اک حرفِ ناصحانہ یا طرزِ شاطرانہ — منظور الٰہی ملک — ۹

۶- حکیم الامت حضرت تھانوی اور بارگاہِ سید المرسل — مولانا محمد اقبال رنگونی — ۱۰

۷- ختم نبوت کانفرنس پشاور — ختم نبوت رپورٹ — ۱۲

۸- حدیث میں بخاری شریف کا عظیم مرتبہ ہے — مولوی حفیظ الرحمٰن — ۱۶

۹- صدر مملکت اپنے آرڈیننس کو عملی جامہ پہنائیں — ختم نبوت رپورٹ — ۲۱

۱۰- نعت شریف — پروفیسر مرزا غلام رسول اظہر — ۲۴

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

شعبہ کتابت

محمد عبدالستار واحدی

حافظ گلزار احمد

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب

دامت برکاتہم سجادہ نشین

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

ڈیڑھ روپیہ

فون نمبر

۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک

سالانہ — ۶۰ روپے

ششماہی — ۳۵ روپے

سہ ماہی — ۲۰ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۴۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی

مقام اشاعت: ۲۰/A ساٹرہ مینشن

ایم۔ اے جناح روڈ۔ کراچی۔

مولانا محمد منظور نعمانی

روزے کی اہمیت اور فرضیت

اسلام کی بنیادی تعلیمات میں ایمان اور نماز و زکوٰۃ کے بعد روزے کا درجہ ہے قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے:

يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ (بقرہ ۔ ع ۲۳)

اے ایمان والو تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جیسے تم سے پہلے امتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو

اسلام میں پورے مہینے رمضان کے روزے فرض ہیں اور جو شخص بلا کسی عذر اور مجبوری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے تو وہ بہت سخت گناہگار ہے ایک حدیث میں ہے کہ:۔

"جو شخص بلا کسی معذوری اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے، وہ اگر اسکے بدلہ میں ساری عمر بھی روزے رکھے تو اس کا پورا حق ادا نہ ہو سکے گا۔"

روزوں کا ثواب

روزے میں چونکہ کھانے پینے اور نفسانی شہوت کے پورا کرنے سے اپنے نفس کو عبادت کی نیت سے روکا جاتا ہے اور اللہ کے واسطے اپنی خواہشوں اور لذتوں کو قربان کیا جاتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کا ثواب بھی سب سے نرالا اور بہت رکھا ہے ایک حدیث میں ہے کہ

"بندوں کے سارے نیک اعمال کی جزا کا ایک قانون مقرر ہے اور ہر عمل کا ثواب اسی مقررہ حساب سے دیا جائے گا۔ لیکن روزہ اس عام قانون سے مستثنیٰ ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ بندہ روزے میں میرے لئے اپنا کھانا پینا اور اپنے نفس کی شہوت کو قربان کرتا ہے، اس لیئے روزے کی جزا بندہ کو میں خود براہ راست دوں گا۔"

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ:۔

"جو شخص پورے ایمان و یقین کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لیے اور اس سے ثواب لینے کے لیئے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ:۔

"روزہ دار کے لیئے فرحت کے دو موقعے ہیں، ایک خاص فرحت اُس کو افطار کے اس دنیا ہی میں حاصل ہوتی ہے، اور دوسری فرحت آخرت میں اللہ کے سامنے حاضری اور بارگاہِ الٰہی میں باریابی کے وقت حاصل ہوگی۔"

ایک اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ:۔

"روزہ، دوزخ کی آگ سے بچانے والی ڈھال ہے اور ایک مضبوط قلعہ ہے (جو دوزخ کے عذاب سے روزہ دار کو محفوظ رکھے گا۔"

ایک اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ:۔

"روزہ دار کے لیئے خود روزہ اللہ تعالیٰ سے سفارش

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام
علی من لا نبی بعدہ

ربوہ پوسٹ آفس اور قادیانیوں کی ملی بھگت

پچھلے دنوں اخبارات میں ہمارے حوالہ سے ایک خبر شائع ہوئی تھی جس میں انتظامیہ کو دو درخواستیں دی گئیں تھیں۔ ایک درخواست میں کہا گیا تھا کہ

"ربوہ سے ۱۳ رجسٹرڈ پارسل جو سنگاپور، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، برما، کینیا، ساوتھ افریقہ، آسٹریلیا، سوئٹزرلینڈ، واشنگٹن امریکہ، سری لنکا، ویسٹ جرمنی، نجی آئی لینڈ اور جاپان بھیجے جا رہے تھے ان پر واضح طور پر "احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کا لفظ درج ہے اور ربوہ سے بھیجنے والے مرسل کا کوئی پتہ اور نام درج نہیں ہے۔ ان تمام پارسلوں میں ۱۴، ۱۴ کیسٹیں ہیں ان تمام کیسٹوں میں مرزا طاہر کی تقریریں معلوم ہوتی ہیں تمام پارسل جی پی او کراچی میں موجود ہیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے حکومت سے پرزور اپیل کی ہے کہ "انجمن احمدیہ کے صدر دیگر اراکین اور ربوہ پوسٹ آفس کے عملہ کے خلاف حالیہ آرڈیننس کے تحت مقدمہ چلایا جائے اور ان کیسٹوں کو ضبط کرکے اپنی تحویل میں لے کر منظر عام پر لایا جائے" (نوائے وقت ۳۰ مئی، جسارت ۲۹ مئی ۸۴ء)

حکومت کے کارندے اس واقعہ کی چھان بین کریں تو بہت سے قادیانی راز منظر عام پر آسکتے ایک رجسٹرڈ پارسل جس پر مرسل کا نام تک نہ ہو وہ ڈاک کے ذریعہ ربوہ سے کراچی تک کیسے پہنچے۔ ہمیں یقین ہے کہ ان کیسٹوں میں اسلام اور مملکت خداداد پاکستان کے خلاف زہریلا مواد ضرور ہوگا جو ربوہ پوسٹ آفس کے عملہ اور انجمن قادیانی جماعت کی ملی بھگت سے غیر قانونی طور پر بیرونی ممالک بھیجا جا رہا تھا یہ واقعہ اس بات کے لیئے کافی ہے کہ ربوہ پوسٹ آفس کے عملہ میں قادیانی افراد موجود ہیں جو "ربوہ سرکار" کے اشارہ پر کام کر رہے ہیں۔ لہذا ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ اس واقعہ کی تحقیقات کرتے ہوئے ربوہ پوسٹ آفس کے قادیانی عملہ کو فی الفور معطل کرکے ان کے خلاف ضابطہ کی کارروائی کرے نیز قادیانی انجمن ربوہ کے ذمہ داران کو حالیہ صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی تنظیم کو "احمدیہ مسلم" کے نام سے موسوم کرنے پر گرفتار کرکے قانونی سزا دے مزید براں ان کیسٹوں میں موجود مواد کا بھی پتہ چلایا جائے اور اپنی تحویل میں لا کر منظر عام پر لایا جائے

مسلمانوں کی فتح مبین

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب

قادیانیوں کے بارے میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق کی جانب سے جاری کردہ تازہ آرڈی ننس کے ذریعہ مسیلمۂ پنجاب متنبی کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار قادیانی اور لاہوری دونوں گروہوں کو ہر طرح کی خلافِ اسلام سرگرمیوں سے روک دیا گیا ہے اور تعزیرات پاکستان میں ایک نئی دفعہ ۲۹۸ ب شامل کر دی گئی ہے جس کی رو سے قادیانی اسلام اور مسلمانوں کی مخصوص اصطلاحات استعمال نہیں کر سکیں گے، نہ اذان دے سکیں گے، نہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہہ سکیں گے، نہ اپنے آپ کو بالواسطہ مسلمان ظاہر کر سکیں گے، اور نہ ہی اپنے مذہب کو اسلام کا نام دے کر اس کی تبلیغ و تشہیر کر سکیں گے، نہ کسی ایسی حرکت کے مجاز ہوں گے جس سے مسلمانوں کے احساسات و جذبات مجروح ہوں۔

یہ فیصلہ کتنا اہم نہایت ضروری، معقول اور قابل تحسین و تبریک ہے؟ اور کتنی گہرائی اور دور رس نتائج کا حامل ہے؟ اس کا اندازہ وہ لوگ کر سکیں گے جن کی نظر مرزائیت کی تاریخ پس منظر، حرکات و عزائم اور ملت مسلمہ کے خلاف اس جماعت کی ریشہ دوانیوں، گھناؤنی سازشوں اور اسلام دشمنی کے منظم اور مربوط ہمہ گیر منصوبوں پر ہے۔ مسلمانوں کے جن حساس عاقبت اندیش، اسلامی درد سے سرشار قائدین اور زعماء کو اللہ تعالیٰ نے مرزائیت کے بارہ میں دل بینا اور دولت فکر صدرسے نوازا تھا۔ انھوں نے اس صدی کے آغاز ہی سے علمی، فکری سیاسی اور عوامی ہر محاذ پر اور پورے شد و مد سے اس کے سیاسی، مذہبی اور معاشرتی خطرات سے مسلمانوں کو اور بیرونی حکومتوں کو آگاہ کرنا اپنا اولین فریضہ سمجھا وہ نازک اور پر خطر حالات میں بھی علم جہاد لہراتے رہے، انھیں للکارتے رہے اور مسلمانوں کو اس مار آستین سے بچنے کے لئے جھنجھوڑتے رہے مولانا علامہ انور شاہ کشمیری، پیر صاحب گولڑہ شریفؒ، مفکر اسلام علامہ محمد اقبالؒ اور امیر شریعت شہید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کی پوری جماعت مولانا ظفر علی خان، شورش کاشمیری، علامہ یوسف بنوری اور ایسے ہزاروں علماء مفکرین، زعماء اور مصنفین، مناظر، صحافی اور مبلغ تھے۔ جن کی زندگی کا اہم ترین مشن ان غداران خاتم النبیین اور سارقین تاج و تخت ختم نبوت کا محاسبہ اور تعاقب رہا۔ جنھوں نے ناموس یثرب کی ناموس ختم نبوت کی حفاظت کی جدوجہد میں اپنی زندگیاں تج دیں۔ اور کتنے

سعادت مند تھے جو اس راہ میں کٹ مر کر خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے، اور خلاصت آقائے دوجہاں اور خوشنودی نبی اولین و آخرین کی ابدی سعادت سے مالا مال ہوئے۔

ان تمام قربانیوں کے نتیجے میں اور ملت مسلمہ کے سرفروشانہ جہاد و جدوجہد، اور اتحاد کے ثمرہ میں ۱۹۷۴ء میں عوامی دباؤ سے مجبور و بے بس ہو کر اس وقت کی بے دین حکومت نے گھٹنے ٹیک دیئے اور دستور میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا یہ قادیانیت کے خلاف مسلمانوں کی اولین فتح تھی، مگر اس وقت کی حکومت علماء اور مسلمانوں کے مسلسل مطالبہ کے باوجود اس دستور کے عملی تقاضوں کو یکسر نظر انداز کرتی رہی، اور قادیانیوں کے بارے میں کسی قسم کی قانون سازی سے گریز ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ موجودہ حکومت کا دور آیا مگر بات وہاں کی وہاں رہی۔ مسلمانوں کی یہ دستوری فتح عملی تقاضوں کی تکمیل نہ ہو سکنے کی وجہ سے کاغذی اور رسمی فتح رہی۔ نتیجۃً دشمن اپنے پوشیدہ اور علانیہ داخلی اور خارجی سرگرمیوں میں منہمک رہا۔ ادھر مسلمانوں میں اضطراب اور بے چینی کی لہریں اٹھا اٹھا کر دبتی رہیں، لاوا پکتا رہا، آگ اندر ہی اندر سلگتی رہی، دبی ہوئی چنگاریاں بھڑکنے ہی والی تھیں کہ خدا وند قدوس نے مجلس تحفظ ختم نبوت، اور اس کی کل جماعتی مجلس عمل کے بروقت احساس اور خالص دینی و مذہبی غیر سیاسی تحریک کے نتیجہ میں موجودہ حکومت اور اس کے سربراہ جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کو توفیق دی کہ وہ اس شجرہ خبیثہ پر اس آرڈی ننس کی شکل میں کاری ضرب لگا دیں اور نفاق کے لبادہ میں چھپی کفر و ارتداد کے بے لگام گھوڑے کو لگام لگ جائے۔

یہ فیصلہ ایک ایسا جرأتمندانہ اور مومنانہ فیصلہ ہے جس سے ہمارے اکابر کی پچھلی ایک صدی کی قربانیاں ٹھکانے لگ گئی ہیں اور جہد و عمل کا ایک طویل سفر منزل آشنا ہو گیا ہے۔ عالم اسلام کو صرف اور صرف ذہنی انتشار اور فکری اضطراب میں

مبتلا کر دینے والے دشمنانِ اسلام منافقین قادیان کا پردۂ نفاق چاک کر دیا گیا اور گویا ایک صدی سے مسلمانوں کے لیے سوہانِ روح بنا ہوا مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا ہے۔ بلاشبہ یہ ایک ایسا روح پرور اور ایمان افروز فیصلہ ہے جس کے نور سے ساری کائنات منور اور جس کی خوشبو سے فضائے بسیط معطر ہے۔ ملاءِ اعلیٰ میں بہار آگئی ہے اور عالمِ علیین میں علامہ کشمیریؒ، عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، علامہ اقبالؒ اور حضرت بنوریؒ کی ارواح کی آسودگیوں میں اضافہ ہو گیا ہے اور دوسری طرف کفر تھرا گیا ہے۔ نفاق کی مسجد ضرار زمین بوس ہو گئی اور دجالی نبوت کے کنگرے پیوند خاک ہو گئے ہیں۔ باطل لرز اٹھا ہے اور جعلی نبوت کے خلفشاروں کی تاریکی اور بڑھ گئی ہے اور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اور شفاعتِ کبریٰ کے امیدوار اسے حرارتِ ایمانی، اور حمیتِ ناموسِ رسالت کی ترجمانی کرنے والا فیصلہ قرار دیتے ہیں۔ ایک ایسا فیصلہ جسے ملتِ اسلامیہ کی تاریخ میں ہمیشہ جلی اور سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

اس عظیم خوشی میں بدقسمتی سے اگر شریک نہیں ہیں تو چند ایسے طالع آزما سیاست دان جو "بغض وحسد" میں اس حد تک مبتلا ہیں کہ جب تک وہ لیلائے مقصود حکومت و اقتدار سے ہمکنار نہ ہوں، نہ ان کی آنکھیں کھل سکیں گی، نہ دماغ پر پڑے ہوئے دبیز پردے ہٹ سکیں گے۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں کہ جن کے قلب و ذہن میں ایمان اور مذہب کی کوئی کرن پڑتی ہی نہیں کہ وہ لبرل ازم، لادینیت اور سیکولرازم کی ظلمتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں اور کچھ وہ جو نام نہاد و مزعومہ جمہوریت کے عشق و محبت میں ہر دوسرا مسئلہ ثانوی اور ضمنی خیال کرتے ہیں خواہ وہ نفاذِ اسلام کا ہو یا تحفظ ختم نبوت کا، یا اخلاقی تطہیر اور معاشی استحکام اور معاشرتی امن و سکون کا۔ انہیں اگر سروکار ہے تو جمہوریت اور الیکشنوں سے خواہ اس کے نتیجے میں پوری قوم نئے سرے سے فکری انتشار، باہمی افتراق و اختلاف، خانہ جنگی، اباحیت اور طوائف الملوکی کا شکار کیوں نہ ہو جائے۔ اس لحاظ سے اس فیصلہ کا یہ پہلو خاص طور سے مسلمانوں کو دعوتِ فکر دے رہا ہے کہ سیاست و جمہوریت کے علمبردار اکثر لیڈر بالخصوص جو سیکولرازم کے داعی، یا ان کے اتحادی ہیں وہ نہ صرف اس فیصلہ پر مہر بہ لب رہے بلکہ اخباری نمائندوں کی چھیڑ چھاڑ سے ان کے دلوں میں قادیانیوں کے لیے نرم گوشے سامنے آگئے اور کچھ نے تو بدقسمتی سے اس فیصلہ کو بلاوجہ بدگمانیوں کا نشانہ بنایا۔ اسے معمولی، بے اثر اور بے وقعت بنانے کی کوشش کی۔ اس میں مین میخ نکال کر قادیانیوں کو خوش کرنے کی سعی بھی کی۔ بلاشبہ "بغض وحسد" میں اندھے ہو جانے کی یہ عبرتناک مثالیں ہیں۔ خطرہ ہے کہ اس رد عمل اور طرز عمل کے نتیجہ میں قادیانی فرقہ اب اپنے آپ کو ایسے سیاسی عناصر کی گود میں ڈالے گا اور لادینی سیاسی عناصر اور طالع آزما سیاست دانوں کا اتحاد آگے چل کر مرزائیوں کا سیاسی پناہ گاہ اور حصار بن سکے گا۔

بہرحال اب اس انقلابی اقدام کے کچھ لازمی اور منطقی تقاضے ہیں جو حکومت وقت نے فوری طور پر پورے کرنے ہیں جب کہ بدقسمتی سے اس کا انداز کار عام طور پر وقت کو ٹالنا اور مسائل کو ٹرخاتے رہنا ہے کہ گاڑی کسی طرح چلتی رہے اور کوئی ناواقعہ نہ ہو۔ اسی پالیسی کی وجہ سے اسلامی نظام کی گاڑی ایک ایسی تنگ گلی میں پھنس کر رہ گئی ہے کہ نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے۔ چاروں پہیے تو چل رہے ہیں، مگر سفر کٹھن اور منزل دور ہوتی جا رہی ہے لیکن مرزائیوں کے بارے میں یہ آرڈیننس جاری کر کے انہوں نے ایک زہریلے سانپ کو مارا نہیں بلکہ صرف زخمی کیا ہے اور جب سانپ بلبلا اٹھتا ہے تو وہ کوئی بھی لمحہ ملت مسلمہ اور پاکستان کو ڈسنے کا ضائع نہیں کرے گا، وہ ایک معمولی دشمن نہیں وہ عالمی سامراجیت کا خود کاشتہ اور صیہونیت اور برطانیہ کے بعد اب امریکی سامراج کا پروردہ ہے۔ وہ عالم اسلامی کے تیقظ اور جہاد کے خلاف سامراجیوں کا خفیہ ہتھیار ہے۔ وہ اسرائیل کا گماشتہ ہے (جس کی پوری سیاسی سرگرمیاں اور حرکات اور منصوبوں کی تفصیلات ہماری شائع کردہ کتاب " قادیان سے اسرائیل تک " میں پڑھی جا سکتی ہیں) اور وہ ابتداء سے اپنے درپردہ منصوبوں میں مثالی بیدار مغزی، نظم وضبط، صبر گہرا اور گہرے طریق کار کا ثبوت دے رہا ہے۔ پاکستان تو تقسیم ہوتا اور پھر سقوط مشرقی پاکستان اور عالم عرب میں قیامِ اسرائیل کی شکل میں اس کا خمیازہ بھگت چکا ہے۔ عوامی ہمدردیاں حاصل کرنا سیاسی لابیوں سے اپنے مفادات کا حصول، ملکی نظام کے لیے دجال کار کی تیاری اور کلیدی مناصب پر کنٹرول حاصل، رائے عامہ کو گمراہ کرنے کے لیے اس کے مخصوص سامراجی ہتھکنڈے ہیں، وہ ہوشیاری سے ایسا ہاتھ مارتا ہے کہ پوری قوم سیاسی معاشی سطح پر تلملا اٹھتی ہے مگر دشمن پھر بھی نگاہوں سے غائب رہتا ہے۔ اب ایسے دشمن پر موجودہ ضرب لگانے کے بعد اگر روایتی تساہل، درگزر، وسیع المشربی، رواداری سے کام لیا گیا تو یقیناً نہ تو یہ اس ملک کے بقاء و استحکام کے لیے مفید ہوگا اور نہ اس آرڈیننس جاری کرنے والے سربراہ مملکت کے لیے کہ اب وہ ان دونوں پر بھرپور وار کرے گا۔ اس لیے وقت کا اولین تقاضہ ہے کہ فوری طور پر:

① ـــ تمام کلیدی بالخصوص فوج کے اہم مناصب سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔

② ـــ ملک کے اندر اس کی تنظیموں، سرگرمیوں، مراکز، دفاتر بالخصوص ہیڈ کوارٹرز پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔

③ ـــ اس کے تمام تحریری دستاویزات اور لٹریچر کی پڑتال کی جائے اور اس آرڈیننس کی زد میں آنے والی ہر مطبوعہ و غیر مطبوعہ تحریر کو ضبط کر لیا جائے۔

④ ـــ بیرون ملک پورے عالم اسلام کو اس اقدام کی اہمیت سے آگاہ اور عالم

اسلام سے ایسے ہی اقدامات اور تقاضوں کی تکمیل کی اپیل کی جائے۔

(۵) ساری دنیا میں پاکستانی سفارت خانوں اور خارجہ امور سے وابستہ اداروں سے قادیانیوں کی کلی تطہیر کی جائے۔

(۶) اپنے سفارت خانوں اور علمی و دینی تنظیموں کے ذریعے غیر مسلم دنیا میں اس فرقہ کی سرگرمیوں اور منصوبوں اور ہر طرح کی نقل و حرکت پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔

(۷) اس فیصلہ کے خلاف بیرونی دنیا کو گمراہ کرنے والے قادیانی اور مغربی پروپیگنڈے کا مؤثر اور بھرپور جواب دینے کے انتظامات کیے جائیں۔

(۸) مرزائیوں کی در پردہ نیم فوجی قسم کی تنظیموں اور سیاسی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے۔

(۹) شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں مذہب کی نشاندہی کے فوراً انتظامات کیے جائیں۔ تاکہ کوئی قادیانی "مسلمان" کے روپ میں عالم اسلام بالخصوص عالم عرب کو ملازمتوں کے سہارے قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کا مرکز نہ بنا سکے اور اگر کوئی قادیانی ہے تو قادیانی تشخص کے ساتھ سامنے آتا رہے۔

(۱۰) آئندہ کے لیے گمراہ افراد کے اس سلسلہ تجدد کے تدارک کے لیے لازمی ہے کہ اسلام کی سزائے ارتداد نافذ کی جائے۔

(۱۱) اس بات کے ثبوت قادیانی لٹریچر سے تحریری طور پر موجود ہیں کہ قادیانی مرکز اسرائیل میں قائم ہے اور اس کے روابط ربوہ سے ہیں۔ قادیانی "مبلغین" اسرائیل جاتے ہیں اگر براہ راست نہیں تو یہاں سے برطانیہ، ماریشس، جزائر فجی، نائیجیریا اور دیگر افریقی ریاستوں اور یورپی ممالک کے نام پر اور پھر وہاں سے اسرائیل چلے جاتے ہیں ایسے نام نہاد "مبلغین" کے تبلیغی دعوتی اسفار پر کلی پابندی لگائی جائے۔ یہ کتنی شرم اور افسوس کی بات ہے کہ ایک جمہوریہ اسلامیہ کا زرمبادلہ لے کر وہ باہر جاکر اسلام اور نبوت محمدیہ کے خلاف بغاوت پھیلائیں اور اسلام دشمن عقائد کا پرچار کرکے بے خبر انسانوں کو اپنے دجل و فریب

باقی ۔ ۲۲ پر

SHAMSI

For

CANVAS

&

TENTS

SHAMSI CLOTH
AND GENERAL MILLS LTD.
(KARACHI PAKISTAN)

HEAD OFFICE:
3, Idris Chambers,
Talpur Road,
Karachi-2.
Phones: 221941 - 238081
Grams: "Canvas" Karachi
Telex: 24446 ЗОНАВ

MILLS:
A-50, Sind Industrial
Trading Estates
Manghopir Road,
Karachi-16
Phones: 290443 - 290444

منظور الٰہی ملک، سیالکوٹ۔

اِک حرفِ ناصحانہ
یا
طرزِ شاطرانہ

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ انگریز نے برصغیر ہند میں مسلمانوں کی تحریک آزادی کو سبوتاژ کرنے ان کے عقائد کو خراب کرنے اور جذبہ جہاد کو ختم کرنے کے لیے اپنے خودکاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی (آنجہانی) کو جھوٹی نبوت کا تاج پہنا کر مسلمانوں کے مقابلے میں کھڑا کیا۔ "آنجہانی" مرزا نے مجدد (مناظر اسلام اور مجدد و مہدی و مسیح) و نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس کے مشن کی ابتداء ہی میں اس کے خطرناک عزائم کو بھانپتے ہوئے سب سے پہلے علماء لدھیانہ حضرت مولانا محمدؒ و مولانا عبداللہؒ و مولانا عبدالعزیزؒ فرزندان مجاہد تحریک آزادی ۱۸۵۷ء حضرت مولانا عبدالقادر لدھیانوی نے اس پر کفر کا فتویٰ لگایا ابتداء میں دوسرے علماء نے فتویٰ پر اعتراض کیا۔ لیکن جب ان پر مرزا کا دجل و فریب آشکار ہوا تو انھوں نے بھی علماء لدھیانہ کی تائید میں فتویٰ دے دیا۔ ایک طرف مرزا نے لوگوں کو گمراہ کرنا شروع کیا تو دوسری طرف علماء اسلام نے مرزا کے عزائم کو مسلمانوں پر واضح کر کے ان کے ایمانوں کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا۔

مرزا کی وفات کے بعد اس کی ذریت نے یہ کام سنبھالا اور اپنی ناپاک مہم میں تشدد کو جگہ دی تو مسلمانوں رہنماؤں نے میدان میں ان کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ۲۳، مارچ ۱۹۳۴ء کو لدھیانہ کے چشم و چراغ رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے قادیان میں پہلا جلسہ کر کے وہاں کے نام نہاد قصر خلافت کو ہلا دیا۔ تقسیم ہند سے پہلے تحریک کشمیر چلی جس میں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کے رفقاء نے ان کا محاسبہ کیا۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۳ء میں بیسیوں مسلمان مرزائیت کے خلاف جہاد کرتے ہوئے اپنے ہی لوگوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ ۱۹۷۴ء میں ۲۲ مسلمان شہید ہوئے۔ بالآخر ان شہداء کا خون رنگ لایا اور مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا لیکن مرزائی نہایت ڈھٹائی کے ساتھ خود کو مسلمان کہہ رہے ہیں۔ حال ہی میں ان کا ایک رسالہ بعنوان "اک حرف ناصحانہ" تقسیم کیا گیا جس میں خود کو مسلمان کہنے کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور صحابہ کی توہین کی گئی ہے۔ ان پر مباحث اپنی جگہ ان کے مندرجہ بالا رسالہ کے صفحہ نمبر ۲ پر خود کو شریف انسان اور مسلمانوں کو فحش کلام کہا گیا۔ اس کے جواب میں مرزا قادیانی کے شریفانہ (گندے، غلیظ طرز کلام) کی چند جھلکیاں یہاں درج کر کے ان کی شرافت کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔

○ مرزا کا طرز کلام رب العزت کے بارے میں: مجھ پر کشف کی حالت اس طرح طاری ہوئی کہ گویا میں عورت ہوں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کا اظہار فرمایا (میرے ساتھ مباشرت کی) نعوذ باللہ (براہین احمدیہ حصہ پنجم)۔

○ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں لکھا: آنحضرت عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھاتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔ نعوذ باللہ (مکتوب مرزا غلام احمد اخبار الفضل قادیان ۲۲، فروری ۱۹۲۴ء)

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین: "تین دادیاں، نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ العیاذ باللہ۔ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷ مصنف مرزا قادیانی)۔

و اگر میں ذیابیطس کے لیے افیون کھانے کی عادت کروں تو لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) تو شرابی تھا دوسرا افیونی۔ نعوذ باللہ (نسیم دعوت ص۶۹ مصنف غلام قادیانی)

و یسوع مسیح اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکتا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی تھا (حوالہ ست بچن حاشیہ ص۱۷۲)

○ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی توہین: حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا۔ نعوذ باللہ (ایک غلطی کا ازالہ ص۱۱)

○ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی توہین: تمہارا ورد صرف حسین ہے؟ چند فقروں کے بعد لکھا کہ (ذکر حسین) کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ (گندگی) کا ڈھیر ہے (اعجاز احمدی ص۸۲)

باقی صفحہ ۲۳ پر

اکابر دیوبند اور عشقِ رسول ﷺ

قسط ۴

حکیم الامت حضرت تھانوی اور بارگاہ سید الرسل ﷺ

مولانا محمد اقبال رنگونی ۔ مانچسٹر ۔

شانِ علوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علمائے دیوبند خصوصاً حضرت حکیم الامتؒ پر یہ الزام و اتہام لگایا جاتا ہے کہ یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کے قائل نہیں۔ ہم قارئین کرام اور خود ان حضرات کو دعوت دیں گے کہ وہ علمائے دیوبند کی تالیفات و تصنیفات کا بنظرِ مطالعہ کریں اگر انصاف کی نظر سے دیکھیں گے تو انہیں اپنے اس الزام کو ثابت کرنے میں یقیناً ناکامی ہوگی۔ اگر ضد و تعصب ہٹ دھرمی سے ان حضرات کو مجرم گردانے کی کوشش کریں گے تو یہ ایک عظیم سانحہ ہوگا۔ امت بجائے اتحاد و اتفاق کے اختلاف اور افتراق کے گڑھوں میں جا گرے گی۔ اس لیے ہم گزارش کریں گے کہ خدا را انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ حضرت حکیم الامتؒ کے عقیدے میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحر العلوم تھے۔ ایک مقام پر فرماتے ہیں :۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو علوم کا خزانہ ہیں ہی۔ آپ کے ارشادات سے علوم کے دریا کھلتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے اتنا بڑا دریا علوم کا کھلتا ہے کہ فنون در فنون ہوتی چلی جاتی ہیں چنانچہ احادیث کے چھوٹے چھوٹے اشاروں سے بڑے بڑے علوم کھلتے ہیں اور وہ مثال ہوجاتی ہے کہ ؎

یا رب چہ چشمہ ایست محبت کہ من ازاں
یک قطرہ آب خوردم و دریا گریستم

(وعظ الظہور صفحہ نمبر ۹۶)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :۔

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ساری دنیا کی طرف مبعوث ہوئے ہیں جن میں ہر قسم کے علماء و فضلاء، حکماء و عقلاء موجود بھی تھے اور ہونے والے بھی تھے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم بھی ایسے عالیہ عطا فرمائے کہ سارے عالم کے اہل علم اہل کمال کے دانت کھٹے کر دیئے بھر طرفہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے بڑے بڑے علوم کو بیان ایسی سہل عبارت میں فرمایا کہ دوسرا اس پہ قادر نہیں" (ملفوظات کمالاتِ اشرفیہ صفحہ ۲۹)

ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ :۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کس کا علم ہوگا۔ ؟"

(وعظ روح الجلاء صفحہ ۳۳)

ایک مقام پر لکھتے ہیں :۔

"سب سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم عطا فرمائے گئے" (حفظ الایمان صفحہ ۵)

یہی وجہ ہے کہ آپ کی نظر میں قابل اطمینان علم وہی تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے عطا ہو ورنہ نہیں۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ حضرت حکیم الامت کا قول نقل کرتے ہیں کہ :

"قابل اطمینان اور کامل اطمینان اسی علم پر ہو سکتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے عطا ہے" (مجالس حکیم الامت صفحہ ۱۳۱)

ایک دفعہ مناظر اسلام حضرت مولانا مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوریؒ نے استفسار فرمایا کہ ... نے آپ کے ذمہ یہ بات منسوب کی ہے کہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کو ادنیٰ مخلوقات کے علم سے تشبیہ دی ہے ــــ (معاذ اللہ) اس کے جواب میں حضرت حکیم الامتؒ نے تحریر فرمایا کہ :۔

"آپ کے خط کے جواب میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے یہ خبیث مضمون کسی کتاب میں نہیں لکھا اور لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا کبھی خطور نہیں گزرا۔ میری کسی عبارت سے یہ مضمون لازم نہیں آتا جب میں اس مضمون کو خبیث سمجھتا ہوں اور میرے دل میں بھی کبھی اس کا خطرہ نہیں گزرا تو میری مراد کیسے ہو سکتا ہے جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد

صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی، اور تنقیص کرتا ہے سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ (بسط البنان صفحہ ۸)

عقائد علمائے دیوبند میں یہ عبارت اور عقیدہ بھی درج ہے:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم و حکم و اسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام مخلوقات سے زیادہ ہے۔ اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلم ہے، وہ کافر ہے اور ہمارے مشائخ اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔" (صفحہ ۱۶)

امداد الفتاویٰ میں ہے:

"وان سیدنا وشفیعنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اعلم الخلق وافضلهم جمیعاً فمن سوّی بین علمه صلی اللہ علیہ وسلم وعلم الصبیان والمجانین او علم احد من الخلائق او تفوہ بان ابلیس اللعین اعلم من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فهو کافر ملعون لعنه اللہ علیه۔"

(امداد الفتاویٰ جلد ۶ صفحہ ۳۲)

حضرت حکیم الامتؒ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے برابر کسی بھی مخلوق کا علم بتلاتا ہے وہ کافر اور ملعون ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کون سی دلیل پیش کی جا سکتی ہے۔ وہ لوگ جو حضرت حکیم الامتؒ کو بدنام کرنے کی سعی فرما رہے ہیں، انہیں مندرجہ بالا چند عبارات غور سے پڑھ لینی چاہئیں۔ حضرت حکیم الامتؒ ایک مقام پر لکھتے ہیں:-

"میرا اور میرے سب بزرگوں کا عقیدہ ہمیشہ سے آپ کے افضل المخلوقات فی جمیع العلوم والکمالات ہونے کے باب میں یہ ہے ؎

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(فتاویٰ دارالعلوم جلد ۲ صفحہ ۳)

المہند علی المفند میں مندرجہ ذیل ایک عبارت بھی تائیداً ذکر ہے جس پر حضرت حکیم الامتؒ کے بھی دستخط ہیں:

"اس امر کے ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے جن کو ذات و صفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ و حکم نظریہ اور حقیقت حقہ اور اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا، نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی و رسول علیہم السلام۔ بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم الاولین والآخرین عطا ہوا۔" (عقائد علمائے دیوبند صفحہ ۳۴)

اس صراحت و وضاحت کے بعد بھی اگر کوئی اپنی ضد پر قائم ہے تو سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ وہ خوف خدا سے خالی اور آخرت سے بالکل بے فکر ہو چکا ہے اسے شاید یقین نہیں کہ اس طرح کے بہتان باندھنے اور امت کو تفرقہ کی آگ میں جھونکنے کا ایک دن ایک بہت بڑی عدالت میں جواب دینا ہوگا اس وقت سوائے حسرت و یاس کے کچھ بھی ہاتھ نہ آ سکے گا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو حقائق کے واضح ہوتے ہی اسے قبول کر لیتے ہیں ورنہ ؎

رنگ جب محشر میں لائے گی تو راز جائے گا کھل
یہ نہ سمجھے سرِ شہیداں کچھ نہیں

افضل الخلائق وسید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی تمام مخلوقات سے افضل اور اعلیٰ ہے۔ جتنے درجات، قربات، عظمتیں، رفعتیں وغیرہ اللہ جل شانہ کے بعد اگر کسی کو حاصل ہیں تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری — آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
سارے جہاں کے کمالات اک تجھی میں ہیں — تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکابر کا عقیدہ ہے کہ جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رتبہ اور کمال میں اپنے جیسا یا اپنے جیسے بھائی جیسا سمجھے وہ کافر ہے۔ عقائد دیوبند میں ہے کہ:

"جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔" (المہند صفحہ ۳۴)

حضرت حکیم الامتؒ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی کو تمام مخلوقات سے افضل مانتے تھے، آپ لکھتے ہیں:-

"آپ کی ذات اقدس تمام مخلوقات سے افضل ہے۔" (فصل ۲۰)

یہ مسئلہ اجماعی اور مسلمات ضروریہ سے ہے جس پر استدلال ہی کی حاجت نہیں مگر تبرکاً کچھ روایات لکھی جاتی ہیں۔ آگے روایات لکھ کر فرماتے ہیں ان روایات سے آپ کا افضل الخلائق ہونا حق تعالیٰ کے ارشاد سے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے ارشاد سے صحابہ کرام کے ارشاد سے صریحاً بھی اور امامت انبیاء و ملائکہ و ختم نبوت و خیریت امت وغیرہ سے استدلالاً بھی ثابت اور اس فصل کے قبل کی دو فصلوں میں اور بالکل شروع کتاب کی دو فصلوں میں بھی متعدد روایتوں سے یہ امر کا تصریحاً ثابت ہے۔ (نشر الطیب صفحہ ۱۵)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :۔

"پیغمبروں میں بعض کا رتبہ بعض سے بڑا ہے سب سے زیادہ رتبہ ہمارے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے" (بہشتی زیور، بہشتی گوہر ص [illegible])

حضرت حکیم الامتؒ یہ بھی فرماتے ہیں :۔

"میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا و مولانا و حبیبنا و شفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے قرب و منزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہو سکتا۔"

(عقائد علمائے دیوبند ص [illegible])

جو لوگ جزئیات کو زیر بحث لا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کو ثابت کرتے ہیں ان کے بارے میں حضرت حکیم الامتؒ فرماتے ہیں کہ :۔

"اوّل تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کیا منصوص کیا کم ہیں کہ جو ان جزئیات غیر منصوصہ سے آپ کا افضل ہونا ثابت کیا جائے۔" (واعظ الرفع والوضع)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا افضل المخلوقات ہونا تو منصوص ہے۔ اس میں کسی مسلمان کو ذرہ بھر تردد نہیں ہو سکتا۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :۔

"کیوں کہ فضیلت کلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت ہے اور کسی جزئی فضیلت کا ثابت ہونا قادح فضیلت نہیں۔" (مقالاتِ حکمت)

یعنی اگر کسی مقام پر جزئی فضیلت ثابت بھی ہو جائے تو اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت پر ذرا بھر آنچ نہیں آ سکتی۔ اس لیے کہ آپ کی فضیلت کلی ثابت ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک مرتبہ فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تو افضل الانبیاء ہونا نصوص قطعیہ سے مسلم ہے۔ (ملفوظات حصہ ہفتم ص ۲۸۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان تمام کمالات و مراتب کے باوجود انسان نہ سمجھنا بھی صحیح نہیں اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے لحاظ سے نہ صرف نوع بشر ہیں بلکہ سید البشر ہیں۔ آپ نہ صرف انسان بلکہ نوع انسان کے سرتاج و سردار ہیں آپ نہ صرف حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں بلکہ آدم اور اولاد آدم کے لیے سرمایۂ صد افتخار ہیں لیکن درجہ اور مرتبہ میں عام انسان تو کیا انبیاء کرام بھی آپ کے برابر نہیں ہیں ایک خدا وحدہٗ لاشریک لہٗ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات سے افضل و اکمل ہیں۔ حضرت حکیم الامتؒ بھی اس کو فرماتے ہیں :

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشر تو ہیں مگر ایسے جیسے کسی بزرگ نے کہا ہے بشر کا بشر، بل ہو کا یاقوت بین الحجر" (انفاس عیسیٰ ص ۳۰۲)

ایک مقام پر لکھتے ہیں :۔

"حضور سرور عالم نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم" ([illegible])

جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نوع کے لحاظ سے انسان ہیں اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفت ہدایت کے لحاظ سے ساری انسانیت کے لیے مینارہ نور ہیں۔ آپ کی بدولت دنیائے ظلمت کو روشنی نصیب ہوئی جس کی روشنی میں انسانیت کو راہ ہدایت مل سکی ہے جو لوگ خواہشات نفسانی میں مبتلا تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی وساطت سے وہ سلامتی کی کھلی اور روشن راہوں پر گامزن ہو گئے۔ اس لحاظ سے اگر آنحضرت کی رتبت صلی اللہ علیہ وسلم کو نور کہا جائے تو اس حقیقت سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکے گا۔ حضرت حکیم الامتؒ فرماتے ہیں :۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر ذات کریمہ مجمع الانوار اور منبع الانوار ہے۔" (نور الصدور ص [illegible])

مثنوی زیروبم میں فرماتے ہیں :۔

ای چہ احسان است از تو اے خدا — بر چنیں الطاف تو گردم فدا
(ترجمہ) کیا ہی ہے احسان تیرا اے خدا — ایسے لطفوں پہ ترے جی میں فدا
داد مارا نعمت عشق رسول — ہادی ایں رہ فرستادہ بہ حبیب
فضل سے ہے ہم کو عشق اپنا دیا — بھیجا ہے اس راہ کا اک رہنما
(صلی اللہ علیہ وسلم)

نام آں ہادی محمد احمد است — اکرم و اطہر و لیکن امجد است
ہیں محمد اور احمد ان کے نام — طیب اکرم امجد ان کے نام
(صلی اللہ علیہ وسلم)

ہادی و مہدی و نور است و کریم — بردہ مارا سوئے محبوب قدیم
(ترجمہ) مہدی و ہادی و نور ہیں اور کریم — لے چلے ہم کو سوئے رب قدیم
گمرہان و خاطیاں را رہنماست — دستگیر بےکساں و بے نواست
(ترجمہ) بھولے بھٹکوں کیلئے ہیں راہ نما — دستگیر بےکساں و بے نوا
ہر کہ دست اوش داد دستش نہاد — فوق ایدیہم ید رب العباد
(ترجمہ) ہاتھ میں ان کے دیا ہے جس نے ہاتھ — ہاتھ پر اللہ کا ہے اس کے ہاتھ

(مثنوی زیروبم از حضرت تھانویؒ شائع الہادی بابت ماہ شعبان [illegible] ھ)

حضرت حکیم الامتؒ کے عشق و محبت میں ڈوبے ان الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حکیم الامتؒ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے فدائی اور عاشق تھے۔ مندرجہ ذیل تصریحات اور واضح بیانات کے بعد بھی اگر کسی کی طبیعت عالیہ میں تردد و خلجان باقی رہ جائے تو ہم ان سے یہی گزارش کریں گے کہ حضرت حکیم الامتؒ پر اعتراض کرنے سے

(باقی صفحہ ۲۳ پر)

ختم نبوت کانفرنس پشاور

● صدارتی آرڈی نینس پر مکمل عملدرآمد کا مطالبہ،
● اتحاد بین المسلمین کا عظیم مظاہرہ، تقاریر، اور قراردادیں،
● مرزائیوں کے خلاف جدوجہد کا عہد،

پشاور (نمائندہ خصوصی) سارے ملک کی طرح صوبہ سرحد کے مرکزی شہر پشاور میں قادیانی غیرمسلم اقلیت کے متعلق حالیہ صدارتی آرڈی ننس کے نفاذ پر ہر طبقۂ خیال کے غیور مسلمانوں نے اس آرڈی ننس کو مرزائیت پر کاری ضرب قرار دیتے ہوئے اس بات کا اظہار کیا کہ اگر ملک کی انتظامیہ دیانت داری سے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے تو انگریزوں کا یہ خود کاشتہ پودا مرزائیت اپنی موت خود مر جائے گی۔

اس آرڈی ننس پر اظہار مسرت کے لیے مجلس عمل کے پروگرام کی روشنی میں پشاور میں ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا اور اس سلسلہ میں مرکزی مجلس عمل سے باضابطہ درخواست کی گئی چنانچہ حضرت الامیر مرکزیہ الشیخ مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالی نے اجلاس فیصل آباد کے موقع پر ۲۱ مئی کی تاریخ مقرر فرما کر اعلان کر دیا مجلس پشاور کو اطلاع ملتے ہی کانفرنس کی تیاریاں تیز ہو گئیں۔ اشتہارات کے علاوہ مقامی اخبارات خصوصاً روزنامہ "مشرق" اور روزنامہ "جہاد" نے کانفرنس کے متعلق نمایاں طور پر خبریں دیکر سارے صوبے میں کانفرنس کی تشہیر میں نمایاں کردار ادا کیا۔ مقامی اخبارات کے علاوہ جنگ اور نوائے وقت راولپنڈی نے بھی تعاون کیا۔

کانفرنس کے لیے چوک یادگار کا تاریخی مقام مقرر تھا۔ لیکن انتظامیہ کو اپنے ذرائع سے اطلاع ملی کہ اس کانفرنس میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب بھی شرکت کر رہے ہیں جس کی بنا پر کانفرنس سے چند گھنٹے قبل چوک یادگار اور اس کے قرب و جوار میں کانفرنس کی اجازت نہ دینے کا انتظامیہ کی طرف سے منتظمین کو حکم صادر ہوا۔ یہاں یہ بات بھی واضح کرنی ضروری ہے کہ نہ تو مجلس کی جانب سے مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت تھی۔ اور نہ ہی مولانا کی طرف سے منتظمین کو اپنی تشریف آوری کے سلسلہ میں کوئی اطلاع تھی۔

انتظامیہ کی طرف سے اس اطلاع پر بدمزگی پیدا ہونے کی صورت نمایاں طور پر سامنے آ گئی۔ چونکہ مجلس کے پروگرام میں ایسے حالات میں کہ جب صدارتی آرڈی ننس کی ضرب سے مرزائیت دم توڑ رہی ہے اور مرزائیوں کی خواہش اور مرزائی نوازوں کی کوشش ہے کہ مجلس اور حکومت کے درمیان ٹکراؤ کی صورت پیدا کر کے مرزائیت کو بچایا جائے۔ اور اس ٹکراؤ سے مرزائی اپنے گھروں میں گھی کے چراغ جلائیں۔ لیکن مجلس کی طرف سے مولانا نور الحق نور رکن مرکزی مجلس شوریٰ ختم نبوت نے حکام سے تفصیلی بات چیت کے بعد انتظامیہ کی مرضی کے عین مطابق جامع مسجد مدنی نمک منڈی میں کانفرنس منعقد کرنے کا وعدہ کر کے مرزائی اور ان کے گماشتوں کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا شہر میں منادی کے ذریعہ جگہ کی تبدیلی کا اعلان کرا دیا گیا۔ اور اس سلسلہ میں پشاور کے علماء و آئمہ نے اپنی اپنی مساجد میں لاؤڈ سپیکر پر چوک یادگار کی بجائے جامع مسجد نمک منڈی میں ختم نبوت کانفرنس کا اعلان کر کے سارے شہر میں اس خبر کو مشتہر کر دیا اس طرح چند ہی گھنٹوں میں سارے شہر میں خبر پھیل گئی جس کی وجہ سے اجلاس شروع ہونے سے قبل ہی جامع مسجد کا وسیع صحن اور اس کی دو منزلہ عمارت شمع ختم نبوت کے پروانوں سے بھر چکی تھی۔ اور مسجد اپنی وسعت کے باوجود تنگ نظر آ رہی تھی۔ لاؤڈ سپیکر کے معقول انتظام کی وجہ سے مسجد سے باہر سڑک پر بھی لوگوں کا اژدحام تھا۔ حضرت امیر مرکزیہ قائد ملت اسلامیہ پیر طریقت الحاج حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی کے اعلان صدارت پر فضا اللہ اکبر ختم نبوت زندہ باد اتحاد بین المسلمین زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ جناب قاری فیاض الرحمٰن صاحب نے سورۃ احزاب کی آیات مقدسہ کی تلاوت سے کانفرنس کا افتتاح کیا اور اس کے بعد مولانا نور الحق نور نے جگہ کی تبدیلی کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے اعلان کیا کہ بعض انتظامیہ کے افراد اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ صدارتی آرڈی ننس کو ناکام بنایا جائے لیکن انشاء اللہ اتحاد بین المسلمین کی صورت میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اس ناپاک کوشش

کو کسی بھی صورت میں پروان چڑھنے نہیں دے گی۔

بعد ازاں مولانا لودر نے قرارداد پیش کیں جو آخر میں دی جا رہی ہیں۔ اور اعلان کیا کہ یہ اجلاس مجلس کی طرف سے ہے جس میں مختلف مکتبہ فکر اور مختلف سیاسی نظریات کے مسلمان شریک ہیں۔ اور ختم نبوت کا یہ اسٹیج اتحاد بین المسلمین کا سٹیج ہے۔ اس بناء پر مقررین علماء کرام و زعماء کا فرض ہے کہ سب کے جذبات کو پیش نظر رکھ کر صرف مسئلہ ختم نبوت اور رد مرزائیت کو اپنا موضوع رکھیں۔

اس عظیم کانفرنس سے خطاب کرنے والوں میں مولانا صاحبزادہ فضل ...، مولانا علی غضنفر کراروی صاحب، مولانا مفتی نور اللہ صاحب، مولانا عبدالرحیم صاحب، مولانا فضل حق صاحب، مولانا رحمت ہادی صاحب، مولانا زاہد الراشدی صاحب، مولانا محمد اکرم زاہد صاحب، مولانا غلام محمد صادق صاحب، مولانا ضیاء الدین صاحب، مولانا فخر الحسن کراروی صاحب، مولانا محمد امین صاحب کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

مقررین حضرات نے اپنے اپنے خطاب میں واضح کیا کہ آج جس طرح عرب کی دنیا اسرائیل کے ناسور سے پریشان ہے اسی طرح پاکستان میں مرزائی اسرائیل کے جڑواں بھائی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ مسلمان دین کے معاملہ میں حد سے زیادہ غافل ہیں۔ دفتروں میں چپڑاسی مرزائی اپنے افسران کو مرزائی لٹریچر دیکر مرزائیت کی تبلیغ میں لگا ہوا ہے۔ اور اس کے مقابل بڑے سے بڑا افسر مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت سے غافل ہے۔ ہم آج فروعی اختلاف کو تو بڑی شدومد سے بیان کر کے آپس میں نفاق کے بیج ڈال کر اخباروں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں اور اخبار اپنی عیارانہ اور شاطرانہ چالوں کے ذریعہ انگریزوں کی پالیسی کے مطابق لڑاؤ اور حکومت کرو کا عمل دہرا رہا ہے۔ علماء کرام نے شہید ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ آج کا یہ اتحاد کا مظاہرہ اور مرزائیوں کے متعلق حالیہ صدارتی آرڈیننس کا کریڈٹ اسلم قریشی کے اس خون کو ملتا ہے جس کی بدولت آج سنی شیعہ دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث سیاسی غیر سیاسی مسلمان مرزائیت کے تابوت میں آخری کیل لگانے میں کامیاب ہوئے۔ آپ نے کہا اگر آرڈیننس پر مکمل عمل درآمد کرایا جائے۔ تو مرزائیت پاکستان سے ختم ہو سکتی ہے اور اگر حکومت کے کارندے اس پر عمل درآمد کرانے میں ناکام رہے تو پھر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت جس نے تحریک کو ختم نہیں کیا صرف ملتوی کیا ہے پھر میدان عمل میں نکل کر اپنی جدوجہد کو اسی انداز سے شروع کرے گی جس کا تقاضا وقت کرے گا۔ اور پھر ہمارا مطالبہ پاکستان میں دور صدیقی کو لانے کا ہوگا۔ جس سے ہر مدعی کا خاتمہ ہو کر رہیگا۔

مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔ اور یہاں ان شاء اللہ اسلامی قانون نافذ ہو کر رہے گا۔ آپ نے ان افراد کی سخت الفاظ میں مذمت کی جو ناموس ختم نبوت کی حفاظت کی بجائے مرزائیت کا دفاع کر رہے ہیں۔

اجلاس رات کے قریب ۱ بجے حضرت امیر مرکزیہ کی رقت انگیز دعا پر ختم ہوا۔

قراردادیں

صوبہ سرحد کے غیور مسلمانوں کا یہ عظیم الشان نمائندہ جلسہ عام قادیانی غیر مسلم اقلیت کے متعلق حالیہ صدارتی آرڈیننس کے نفاذ پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے اس موقع پر پوری ملت اسلامیہ کے نمائندہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان نا صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق، وزیر مذہبی امور راجہ ظفر الحق کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان شہداء تحریک ختم نبوت اور کارکنان ختم نبوت کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ جن کی قربانیوں اور جدوجہد کے صدقہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے پاکستان جیسے اسلامی نظریاتی ملک میں ۹۰ سال کے طویل عرصہ کے بعد مرزا غلام قادیانی کے پیروکاروں اور کذاب امت مرزائیہ کے خلاف قانون کے نفاذ کا اعلان ہوا۔

یہ عظیم الشان اجتماع پرزور الفاظ میں حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی مرزائیوں کے خلاف آرڈیننس کو عملی جامہ پہنا کر حکومت ثابت کرے کہ ان کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہے۔ یہ اجلاس ملک بھر کی انتظامیہ کو مسلمانوں کی طرف سے یقین دہانی کراتا ہے۔ کہ آرڈیننس پر عمل درآمد کرانے میں پوری قوم انتظامیہ سے بھرپور تعاون کرے گی۔

یہ اجلاس عام واشگاف الفاظ میں اعلان کرتا ہے کہ مرزائیوں کی اسلام دشمن، وطن دشمن اور ملت دشمن سرگرمیوں کو پاکستان میں قطعاً نہیں چلنے دیا جائے گا۔ اور ملت اسلامیہ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد و متفق ہے۔

یہ اجلاس ان چند افراد کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ جو چند لادین عناصر اور اسلام دشمن مرزائیوں کی خوشنودی کی خاطر اپنی عاقبت خراب کر کے مرزائیوں کی حمایت میں بیان دے کر پوری ملت اسلامیہ کے دینی جذبات کو مجروح کرنے کی جسارت کر رہے ہیں۔ یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ ملک بھر میں مرزائی اور مرزائی نوازوں کا پوری قوت سے مقابلہ کر کے ان سے نپٹا جائے گا۔

اجلاس حکومت سے پرزور الفاظ میں شہید ختم نبوت مبلغ اسلام مولانا

محمد اسلم قریشی کے کیس کی تفتیش کو جلد از جلد مکمل کرنے اور مولانا کے قاتلوں مرزائیوں اور ان کے سربراہ مرزا طاہر کو عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے یہ عظیم الشان اجلاس اعلان کرتا ہے کہ اگر حکومت اسلم قریشی شہید کے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے میں ناکام رہی تو پھر مجلس عمل کے قائدین کے حکم پر ہم مسلمان اسلم قریشی کے خون کا انتقام لینے کا عہد کرتے ہیں۔

آخر میں مسلمانوں کا یہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالی اور قائدین مجلس عمل کو اس امر کا یقین دلاتا ہے کہ جب تک مجلس عمل کے باقی مطالبات پورے نہیں کیے جاتے مجلس عمل مسلمانوں کو جو بھی حکم دے گی۔ پوری ملت قائدین مجلس عمل کے ادنٰے اشارے پر ناموس رسول عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کسی بھی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرے گی

مسلمانان سرحد کا یہ اجلاس عام حکومت سے پرزور الفاظ میں مطالبہ کرتا ہے کہ فتنۂ ارتداد کو روکنے کے لیے فوری طور پر ملک کی اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش کے مطابق مرتد کی شرعی سزا کا اعلان کرے اور مسلمانوں کے ایمانوں کو بچا کر ملت اسلامیہ پر احسان کرتے ہوئے اپنی ہی قائم کردہ مجلس کی سفارش کو عملی جامہ پہنائے۔

مسلمانوں کا یہ اجلاس عام ملک کی انتظامیہ عموماً اور صوبہ سرحد کی انتظامیہ خصوصاً یہ مطالبہ کرتا ہے کہ شادی بیاہ کی تقریبات میں دیگر غیر اسلامی قبیح رسومات کے ساتھ ساتھ ہوائی فائرنگ وبا کی صورت حال اختیار کرتی جارہی ہے جس سے مالی نقصان کے علاوہ کئی انسانی قیمتی جانوں کا ضیاع روز کا معمول بن چکا ہے اگرچہ حکومت کی طرف سے اس پر پابندی وغیرہ کے اعلانات ہوتے رہتے ہیں جو صرف اخبارات اور دفتری فائلوں کی زینت بن کر رہ جاتے ہیں۔ اور انتظامیہ اس سلسلہ میں بالکل ناکام ہو چکی ہے لہذا یہ اجلاس گورنر سرحد سے پرزور الفاظ میں مطالبہ کرتا ہے کہ گورنر سرحد ذاتی دلچسپی لے کر ان افراد کے خلاف سختی سے سخت اقدام کرنے کی انتظامیہ کے اعلیٰ افسران کو ہدایت فرمائیں یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے موقع پر شادی والوں کی گرفتاری، فائرنگ کرنے والوں کی گرفتاری۔ اسلحہ کی ضبطی، لائسنس کی منسوخی اور قید و بند کی سخت سزا دی جائے تاکہ روز روز شادی کے گھر ماتم خانہ نہ بن سکیں۔

پشاور کانفرنس کی چند جھلکیاں

- مولانا فضل الرحمان نے فرمایا

آرڈیننس نامکمل ہے اسے عمل کرانے کی اشد ضرورت ہے اس لیے مجلس عمل کی جدوجہد جاری ہے اور جاری رہے گی۔ اور پوری قوم مجلس عمل کے ساتھ ہے

- مولانا تاج ۔ ساح کراروی نے فرمایا

حالیہ آرڈیننس سے ہمیں بہت کچھ مل چکا ہے اور ہم اسی طرح متحد رہے تو یقین جانو مرزائیت اپنے باپ کی آغوش میں جا کر دم توڑے گی۔ مرزائیت کا بادا انگریز ہے جس کا یہ خود کاشتہ پودا ہے۔

- مولانا زاہد الراشدی نے فرمایا

جب تک اسلم قریشی کے قاتل جو مرزا طاہر اور اس کی جماعت مرزائیہ ہے سے انتقام نہیں لیا جائے گا ہم چین اور آرام نہ بیٹھیں گے۔

- مولانا فضل حق نے فرمایا

مرزا کادیانی اپنے اشعار کے مطابق آدمی کا بچہ ہی نہیں بلکہ ننگ انسانیت ہے۔ اس ننگ انسانیت کے چنگل سے مرزائیوں کو نکال کر دامن رسول عربی سے وابستہ کرانے کی جدوجہد کی ضرورت ہے یہی جدوجہد مجلس عمل کا نصب العین ہے

- مولانا فخر الحسن کراروی نے فرمایا

ہم امیر مرکزیہ کو یقین دلاتے ہیں کہ جہاں مرزائیت کے خلاف آپ کے قدم اٹھیں گے وہاں پاکستان کی شیعہ برادری آپ کے قدموں کے نیچے اپنی پلکیں بچھانے کو تیار ہوگی۔

- مولانا مفتی نور اللہ نے فرمایا

حالیہ صدارتی آرڈیننس پر اگر انتظامیہ عمل کرانے میں ناکام رہی تو پھر مسلمان اپنے اتحاد کے ڈنڈے سے اس پر عمل کرائیں گے۔

- مولانا محمد اکرم زاہد نے فرمایا

وقت کا تقاضا ہے کہ ہم اسی طرح اپنی صفوں میں اتحاد کو برقرار رکھ کر مرزائیت کو ختم کرنے کی جدوجہد جاری رکھیں

- مولانا نور الحق نور نے فرمایا

حکومت اگر اسلم قریشی شہید کے مرزائی قاتلوں کو سزا دینے میں ناکام رہی تو پھر ہزاروں مسلمانوں کا اجتماع قائد ملت اسلامیہ امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے ہاتھ پر خود اسلم قریشی کے خون کا بدلہ لینے کا عہد کرتے ہیں۔

- مولانا عبد العظیم نے فرمایا

مرزائیت کو صرف ایک دھکے کی ضرورت ہے جس سے مرزائیت خود بخود اپنے انجام بد کو پہنچ جائے گی۔

- مولانا عبد الرحیم نے فرمایا

مرزائیت کے خلاف جو فوج حضرت امیر شریعتؒ نے تیار کی تھی فتح و نصرت اس ہی بخاری فوج کا مقدر ہے۔

باقی صفحہ ۲۳ پر

حدیث میں بخاری شریف کا عظیم مرتبہ

مولوی حفیظ الرحمٰن شریک دورۂ حدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

۹ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۲ اپریل ۱۹۸۴ء بروز جمعرات جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں ختم بخاری شریف کا درس ہوا۔ اس بابرکت درس میں عوام و خواص کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ جس میں حضرت مولانا شیخ الحدیث و مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی دامت برکاتہم کے درس کے بعد حضرت مولانا سعید احمد اکبر آبادی " ایڈیٹر ماہنامہ البرہان" نے مختصر خطاب فرمایا اور پھر آخر میں حضرت مولانا معراج الحق صدر مدرس دارالعلوم دیوبند نے دعا فرمائی۔ حضرت مفتی صاحب کی تقریر مندرجہ ذیل سطور میں ملاحظہ ہو۔

امام بخاریؒ نے اپنی کتاب جلیل کا آغاز بدء الوحی سے کیا۔ کیونکہ تمام شرائع اور کتب سماویہ جو انبیاء علیہم السلام لے کر اس دنیا میں آئے ہیں یا جو کچھ آج دنیا میں خیر باقی ہے اس سب کی بنیاد وحی الٰہی ہے اور وحی کے آنے کے بعد ہی انسان مکلف بنا اور اس پر احکام آئے اور اس کے عقائد و اعمال و اخلاق کی اصلاح ہوئی۔ دوسری بات یہ ہے کہ دنیا میں علم کے ذرائع جو کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کیے ہیں یا تو وہ حواس ہیں یا انسانی عقل ہے یا تجربہ ہے۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو یہ ذرائع ظنی بلکہ وہمی ہیں۔ اصل چیز جو بالکل قطعی و یقینی ہے وہ وحی الٰہی ہے۔ آج دنیا میں نزاعی امر اور تمام کشمکش اسی وحی ہی میں ہے اس لیے کہ دینداروں کا ایک بڑا طبقہ وحی الٰہی کی اتباع میں اپنی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے جبکہ دوسری جانب وہ لوگ ہیں جو اپنی عقل اور تجربہ کی اتباع کرتے ہیں اور اسی کو مدار تسلیم کرتے ہیں۔ امام بخاری نے بدء الوحی کے عنوان سے باب قائم کر کے یہ بتا دیا کہ انسان جو مکلف ہوا وہ صرف اس وحی کی بناء پر ہوا اور تمام اعمال تکلیفیہ کا اختتام وزن اعمال سے ہوگا۔ یعنی اعمال تکلیفیہ کی آخری کڑی وزن اعمال ہے پھر امام بخاریؒ کے ہاں مناسبات کی بہت اہمیت ہے۔ چنانچہ بخاری کے تمام ابواب زنجیر کی طرح ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں۔ ان کی عادات میں سے ایک عادت یہ بھی ہے کہ ترجمۃ الباب میں قرآنی آیات اور احادیث کے جملے ذکر کرتے ہیں چنانچہ اس باب ونضع الموازین القسط الخ کو ترجمۃ الباب بنایا۔ اس سلسلہ میں حضرت مولانا محمد یوسف البنوری نور اللہ مرقدہ ایک جملہ ارشاد فرماتے تھے کہ "ان البخاری اراد ان یصنف کتاباً فی الدین قبل ان یصنف کتاباً فی الحدیث" یعنی بخاریؒ کا اول مقصد پیش نظر تھا کہ وہ دین میں کتاب تصنیف کریں ثانیاً حدیث میں کتاب تصنیف فرمائی پھر حدیث میں بھی اس کتاب کا عظیم مرتبہ ہے کہ تمام امت نے صحیحین کی تلقی بالقبول کی ہے۔ اس لیے امام بخاریؒ کی عادت یہ ہے کہ صرف احادیث پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ قرآنی آیات کو بھی ترجمۃ الباب کا جزء بنا دیتے ہیں اور کبھی تو صرف قرآنی آیت پر اکتفاء کرتے ہیں اور پھر وہاں بخاری کے شارحین

لکھتے ہیں کہ بخاریؒ کی شرط پر یہاں کوئی حدیث نہ تھی اس لیے قرآنی آیت پر اکتفاء کیا۔

آجکل دنیا میں منکرینِ حدیث کا ایک چرچا ہے اور یورپ کے مستشرقین سے متعلق ہیں کیوں کہ انھوں نے ہی حدیث کے انکار کی راہ بنائی اور ان کا فلسفہ یہ تھا کہ قرآن و حدیث میں تعارض ثابت کیا جائے۔ حالانکہ قرآن کے لیے احادیث شرح ہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "لتبین للناس ما نزل الیہم" آپ کی بعثت کے مقاصد میں ایک مقصد یہ بھی تھا کہ قرآنی احکام کی وضاحت کریں اور آپ نے اپنے ۲۳ سالہ دور میں اس مقصد کو کس طور پر بیان کیا تو یہ ایک مستقل موضوع ہے۔ اور پھر محدثین نے حدیث کی کس طور پر خدمت کی کہ فنِ حدیث اور سند کے لیے کتنے علوم ایجاد کیے، جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ حضرت مولانا بنوری کے قول کی تائید حضرت امام اکمل شاہ ولی اللہ کے مکتوب مدنی میں اس قول سے ہوتی ہے کہ امام بخاری کی تصنیف کا مقصد یہ اہل السنۃ الجماعۃ کے عقائد اور ان کے اعمال و اخلاق پر ایک دستاویز مہیا ہو جائے امام بخاریؒ اپنے مقصد میں کافی حد تک کامیاب بھی رہے ہیں۔

شارحین بخاری نے یہاں یہ لکھا ہے کہ یہ امام بخاری کی آخری کتاب تھی کتاب الرد علی الجہمیۃ وغیرہم لہٰذا امام بخاری یہ چاہتے تھے کہ تمام فرق باطلہ مثلاً جہمیہ قدریہ معتزلہ وغیرہم پر رد ہو جائے۔ اس لئے امام بخاری کے زیادہ تر ابواب انھی کی سرکوبی کے لئے ہیں۔ پھر یہ دیکھا جائے کہ یہ فرق کیوں پیدا ہوتے ہیں تو الملل والنحل میں اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ فرقوں کی بنیاد شبہے سے پڑتی ہے اور دنیا میں سب سے پہلے شیطان نے شبہ کی بنیاد قائم کی کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو شیطان نے انکار کر دیا اور کہا کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے جب کہ اس کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔ مٹی تو پستی کو چاہتی ہے اور آگ کی سرشت میں بلندی و رفعت کو ودیعت رکھ دیا گیا ہے۔ تو یہ شبہ کی بنیاد تھی۔ حافظ ابن تیمیہ نے سورۃ والعصر کی تفسیر کے ذیل میں تحریر کیا ہے کہ اگر اس وقت تم نوجوانوں کی اصلاح کرنا چاہتے ہو تو دو کام کرنے چاہئیں۔ ایک تو یہ ہے کہ ان میں شبہات دور کرنے کی کوشش کی جائے بلکہ شبہات کو پیدا ہی نہ ہونے دیا جائے دوسری چیز یہ ہے کہ شہوات سے ان کی حفاظت کیجئے۔ امام بخاریؒ نے اپنے مقصد کے پیش نظر یہ باب بھی معتزلہ کی تردید میں قائم کیا ہے۔ کیوں کہ معتزلہ کے حق و باطل کی کسوٹی عقل تھی جو بات عقل میں آجاتی اُس کو مان لیتے اور جس کو عقل تسلیم نہ کرتی اس کا صریح انکار کر دیتے چنانچہ معتزلہ نے یہاں میزان عدل کا انکار کیا۔ اور بعید ترین تاویل کر دی کہ میزان سے مراد خداوند تعالیٰ کا انصاف کرنا ہے۔ یہاں یہ بات واضح رہے کہ شریعت نے عقل کا ابطال نہیں کیا بلکہ شریعت میں عقل بہت اہمیت کی حامل ہے چنانچہ علامہ بزدوی نے عقل کی مثال یوں بیان کی ہے کہ آنکھ آفتاب کی روشنی ہی میں کام دیتی ہے۔ بالکل اسی طرح عقل شریعت کے آفتاب ہوتے ہوئے کام دے گی نری عقل تو کسی کام کی نہیں۔ پھر جب لوگ اس جیسے فرق کا نام سنتے ہیں تو ان کے ذہنوں میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ فرقے تو تاریخ کے ایک دور کا حصہ بن گئے ہیں لیکن آج کل تو ایسے فرق نہیں ہیں حالانکہ اگر دیکھا جائے تو آج بھی وہ فرقے موجود ہیں لیکن نئے لبادہ اور لباس میں اور نئے انداز میں اپنی موشگافیوں میں مصروف ہیں۔

اہل السنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ وزن اعمال حق ہے اور میزان ایک جسم محسوس ہے ہم اس کے ظاہر پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی تمام تفصیلات کو خداوند تعالیٰ پر تفویض کرتے ہیں۔ پھر یہ میزان عدل کا قیام اتمام حجت کے لیے ہوگا ورنہ اس کے انصاف اور عدل میں ذرا برابر بھی شک کی گنجائش نہیں۔

ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ موازین میزان و موزون دونوں کی جمع ہو سکتی ہے اور یہاں موازین کی جمع لانیکا مقصد بعض نے تو یہ بیان کیا کہ جمع کا ایک مقصد تعظیم و تفخیم ہوا کرتا ہے یعنی وہ میزان عدل ایک عظیم الشان میزان ہوگی جیسا کہ "کذبت قوم نوح المرسلین" یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے حضرت نوحؑ کی تکذیب کی گویا کہ تمام انبیاء کی تکذیب کی۔

اس سلسلہ میں دوسرا قول یہ ہے کہ اعمال کی انواع متعدد ہونے کے پیش نظر موازین بھی متعدد ہوں گے جیسا کہ امام رازی نے تفسیر کبیر میں تحریر کیا ہے لیکن بعض نے کہا کہ میزان یعنی ترازو تو ایک ہی ہوگا اگرچہ اعمال متعدد قسم کے ہوں۔ دونوں باتیں ہو سکتی ہیں ان میں کوئی تعارض نہیں۔

دوسرا لفظ آیت میں موازین کے بعد القسط ہے۔
کوئی ترکیب کے اعتبار سے یہ موازین کی صفت ہے اور القسط مصدر ہے جس میں مفرد و تثنیہ اور جمع یکساں ہوتے ہیں لہٰذا صفت کی موصوف کے ساتھ عدم مطابقت کا اعتراض نہ کیا جائے۔ بعض نے اس اشکال کے پیش نظر ایک اور بات کہی ہے کہ القسط سے قبل ذوات کا لفظ مقدر ہے جو کہ مضاف ہے القسط کی جانب، تیسرا قول یہ ہے کہ القسط نضع کے لیے مفعول لہ ہے، یعنی ہم موازین کا قیام انصاف کے اظہار کے لیے کریں گے۔

تیسرا لفظ لیوم القیامۃ ہے یوم کے لام میں بعض نے کہا کہ یہ فی کے معنی میں ہے یعنی موازین کا قیام قیامت کے دن میں ہوگا جب کہ بعض نے کہا کہ یہاں لام توقیت کے لئے ہے۔ کہ ہم موازین وقت قیامت میں رکھیں گے جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں نابغہ کا یہ شعر استشہاد میں پیش کیا ہے توھمت آیات لھا فعرفتھا لستۃ اعوام وذا العام السابع
اعوام میں لام توقیت کے لئے استعمال ہوا ہے۔

اس کے بعد بخاری کی یہ عبارت ہے وان اعمال بنی آدم وقولھم توزن یعنی بنی آدم کے اعمال واقوال تولے جائیں گے یہاں بحث یہ ہے کہ میزان میں کیا چیز تولی جائے گی تو بعض نے کہا کہ صحف اعمال کا وزن ہوگا جیسا کہ حدیث بطاقہ سے معلوم ہوتا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اشخاص کا وزن ہوگا جیسا کہ بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت آ چکی ہے کہ ایک موٹا تازہ شخص لایا جائے گا اور اس کو جب میزان میں رکھا جائے گا تو حدیث میں الفاظ آئے ہیں فلا یزن جناح بعوضۃ یعنی ایک مچھر کے پر کے برابر بھی اس کی قدر و قیمت نہ ہوگی لیکن بعض لوگ بالکل پتلے دبلے بدن کے ہوں گے وہ میزان میں بہت بھاری ہو جائیں گے۔ تیسرا قول جس کو امام بخاریؒ نے بھی اختیار کیا ہے کہ اعمال و اقوال موزون ہوں گے۔ اس پر اس زمانہ کے معتزلہ نے بڑا اعتراض کیا کہ اعمال و اقوال یہ تو اعراض کے قبیل سے ہیں اور اعراض کے لیے کبھی بقاء نہیں ہوتی بلکہ اعراض تو فنا ہونے والی چیز ہے لیکن اس زمانہ میں علماء نے یہ جواب دیا کہ اعمال و اقوال جسم کی شکل اختیار کر جائیں گے لہٰذا اب وہ اعتراض باقی نہیں رہتا موجودہ دور میں تو وزن کے عجیب عجیب آلات ایجاد ہو گئے ہیں حتیٰ کہ باریک سے باریک کیفیات کا وزن کر لیا جاتا ہے۔ جب کہ پہلے زمانہ میں کیفیات کا وزن ہوتا تھا۔ اس دور میں تو سردی و گرمی کے درجات بھی تول لیتے ہیں اور موجودہ تحقیق تو یہ ہے کہ اگر کسی چیز کا وجود ہے تو وہ اعراض کا وجود ہے جواہر کا کوئی وجود نہیں مثلاً میری تقریر آج سے پچاس برس بعد بھی اس فضا میں موجود رہے گی۔ اور اس کو کوئی اخذ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے الحاصل بخاریؒ نے سب سے بہتر قول اختیار کیا ہے جس سے اس بات کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ جب انسان کے اقوال اور اس کے اعمال کا وزن ہوگا تو انسان کو چاہیئے کہ اپنی ہر بات اور اپنا ہر عمل جچا تلا کرے۔ اور اس میں بہت احتیاط سے کام لے۔

وقال مجاھد، اب امام بخاریؒ لفظ قسط کی وضاحت دیگر قرآنی آیت اور لغت کے حوالہ سے کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآنی آیت ہے:
وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ میں لفظ قسطاس بضم القاف و بکسرہ القاف دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ قسطلانی شارح بخاری نے لکھا ہے کہ قسطاس سب سے عمدہ ترازو کو کہتے ہیں اور یہ رومی زبان کا لفظ ہے، اب یہاں بحث یہ ہے کہ کیا قرآن میں عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان کے الفاظ بھی موجود ہیں یا نہیں؟ تو حضرت امام شافعیؒ ابوعبید قاسم بن سلام وغیرہم کی رائے یہ ہے کہ قرآن مجید میں صرف عربی زبان کے ہی الفاظ ہیں کیونکہ "انا انزلناہ قرآنا عربیا" اسی پر شاہد ہے جبکہ دیگر ائمہ کے ہاں اس میں غیر عربی کے الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں خود امام بخاریؒ بھی اسی طرف مائل ہیں چنانچہ کتاب التفسیر میں کئی مقامات پر یہ مذکور ہے۔ کہ یہ رومی زبان کا لفظ ہے اور یہ حبشی زبان کا ہے۔ لیکن ایسے تمام الفاظ جب عربی میں معرب ہوگئے تو وہ عربی ہی شمار ہونے لگے، کیوں کہ عربیت کے تمام قواعد ان پر جاری ہوگئے۔ ایسے الفاظ کی تعداد میں بعض حضرات نے کہا کہ وہ ۲۰ ہیں جب کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری کی ساتویں جلد میں ان کی تعداد ۶۰ لکھی ہے بعد میں اس میں مزید اضافہ کر کے کل تعداد سو تک پہنچا دی گئی جن کو حافظ ابن حجر نے اشعار میں منضبط کیا ہے اور علامہ سیوطی نے اس موضوع پر "المھذب بما فی القرآن من المعرب" نامی رسالہ بھی تحریر کیا ہے اور یہ کسی زبان کی وسعت ہوتی ہے کہ اس میں دیگر زبانوں کے الفاظ استعمال ہوتے ہوں۔

ویقال القسط مصدر المقسط یعنی مقسط کا مصدر قسط ہے، بخاریؒ نے اشتقاق کبیر کے اعتبار سے مقسط کا مصدر القسط بتلایا ہے لہٰذا اس پر اشکال وارد نہ کیا جائے۔ قسط کے معنی بھی پہلے کے

ہے یعنی اگر اس کا اسم فاعل قاسط ہو تو یہ ظالم کے معنیٰ میں ہوگا اور اگر اس کا اسم فاعل باب افعال سے آئے یعنی مقسط تو اس وقت یہ انصاف و عدل کے معنیٰ میں ہوگا کیوں کہ باب افعال کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں ہمزہ سلب کے لئے آتا ہے۔ یہاں ایک لطیفہ کی بات ہے یعنی ومن الطریف ما یحکی کہ ترمذی میں ایک حدیث آئی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی ثقیف میں دو شخص پیدا ہوں گے ایک تو ان میں سے مبیر یعنی ہلاک کرنے والا اور ایک کذاب یعنی جھوٹا ہوگا۔ کذاب تو مختار ثقفی تھا اور یہ شیعوں کا بڑا امام تھا یہ ایک کرسی لئے پھرتا تھا، اور اس کا دعویٰ یہ تھا کہ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہوتے ہیں اور جب بادل گرجتا تو کہتا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آواز ہے۔ دوسرا شخص یعنی مبیر وہ حجاج تھا، خود ترمذی میں روایت آتی ہے کہ اس نے ایک لاکھ آدمیوں کو جبراً یعنی باندھ کر ہلاک کیا تھا، سعید بن جبیر جنھیں سید التابعین کا لقب ملا انھیں جب گرفتار کرکے حجاج کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے تمام لوگوں کے سامنے حضرت سعید بن جبیر سے دریافت کیا کہ ما تقول فیّ یعنی تم میرے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو، آپ نے جواباً فرمایا قاسط عادل یہ سن کر حاضرین مجلس بہت خوش ہوگئے کہ بہت تعریف کر دی لیکن حجاج چوں کہ لغت سے واقفیت رکھتا تھا اس نے کہا کہ انھوں نے میری بڑی مذمت کر دی کہ مجھے ظالم اور کافر کہہ دیا۔ اس کے بعد اس نے استشہاد میں یہ آیات پڑھیں:

واما القاسطون فکانوا لجهنم حطبا و اما الذین کفروا بربهم یعدلون ان میں قاسط بمعنیٰ ظالم اور عادل بمعنیٰ کافر مستعمل ہے،

حدثنا احمد بن اشکاب، اب امام بخاری حدیث ابوہریرہ لاتے ہیں اس سے قبل بھی یہ حدیث امام بخاری دو مرتبہ ذکر کرچکے ہیں۔ ایک تو دعوات و ذکر کے ابواب میں زہیر بن حرب کے حوالے سے اور ایک کتاب الایمان میں قتیبہ بن سعید بغلانی کے حوالے سے اور یہاں احمد بن اشکاب کے حوالے سے یہ حدیث مندرج فرمائی، اس کی وجہ حضرت مولانا بنوری قدس اللہ سرہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ احمد بن اشکاب سے امام بخاریؒ کی ملاقات سب سے آخر میں مصر میں ہوئی اور تہذیب التہذیب میں ہے کہ آپ کی ملاقات احمد بن اشکاب سے ۲۱۷ھ میں ہوئی۔ پھر احمد بن اشکاب اسی سن میں یا ۲۱۸ھ میں انتقال کر گئے۔ تو کتاب کے آخر کو آخری شیخ سے مناسبت ہوگئی۔

یہاں ایک لطیفہ علمی ہے۔ بخاریؒ نے اپنی کتاب کی ابتداء **انما الاعمال بالنیات** سے کی اور کتاب کو اس حدیث ذکر پر ختم کیا۔ دونوں میں مناسبت یہ ہے کہ جس طرح پہلی حدیث چار درجوں میں غریب ہے بالکل اسی طرح یہ حدیث بھی چاروں درجوں میں غریب ہے۔ غریب کا یہ مطلب نہیں کہ غریب کا مطلب تفرد راوی ہے لہٰذا یہ غریب ہو کر تفرد کے معنیٰ میں ہو صحیح کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے ہاں البتہ وہ غریب جو شاذ کے معنیٰ میں ہو وہ صحیح کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی اس سے وایہ میں جو غریب کا لفظ مذکور ہے وہ حل ہو جاتا ہے اس پر مولانا زکریا صاحبؒ نے لامع الدراری میں تنبیہ فرمائی ہے۔

ابوهریرة۔ عبدالرحمٰن بن صخر ان کا نام ہے اور امام شافعیؒ نے انھیں حافظ الصحابہ کے لقب سے پکارا ہے۔

کلمتان حبیبتان، ترکیب نحوی کے اعتبار سے یہاں خبر مقدم ہے اور مبتداء مؤخر ہے کیوں کہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم یہ مبتداء مؤخر ہے اور کلمتان حبیبتان الیٰ قولہ ثقیلتان فی المیزان خبر مقدم ہے۔ علم بلاغت کا اصول ہے کہ جب خبر طویل ہو تو شوق دلانے کے لیے خبر مقدم کر دیتے ہیں۔ کلمتان۔ کلمہ سے مراد کلام ہے، جیسا کہ کلمہ شہادت کہا جاتا ہے حالانکہ وہ کلام ہے یہاں اللہ تعالیٰ کی تمام صفات میں صفت رحمت کا ذکر بطور خاص اس لیے کیا کہ اتنے تھوڑے سے کام پر اتنا عظیم اجر دینا یہ اس کی رحمت ہی ہے، اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اور اسماء حسنیٰ درحقیقت یہ دنیا میں تمام اخلاق کے لیے منبع ہیں چنانچہ ارشاد نبوی ہے **تخلقوا باخلاق اللہ** کہ اللہ کے اخلاق، سیکھو اور خدا کے اخلاق اس کے تمام اسماء حسنیٰ ہیں۔

خفیفتان علی اللسان، زبان پر یہ کلمات بہت خفیف ہیں۔ یہاں علامہ قسطلانی نے تحریر کیا ہے کہ سبحان اللہ وبحمدہ الیٰ آخرہ، میں کوئی حرف ایسا نہیں کہ جس میں صفت شدت یا صفت استعلاء ہو بلکہ مولانا بنوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ اس میں حروف مہموسہ ہیں۔ زبان پر تو بہت ہی ہلکے یعنی ان کی ادائیگی میں کوئی مشقت نہیں ہے لیکن میزان میں بہت بھاری ہیں۔ بخاری نے وزن اعمال پر اسی ہی ٹکڑے سے استدلال کیا ہے۔

سبحان عینی قسطلانی میں چار اقوال نقل کئے ہیں کہ یہ اسم مصدر ہے یا علم ہے وغیرہ وغیرہ لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ مصدر ہے جیسا کہ حضرت شاہ صاحب کی رائے ہے تو تقدیر عبارت یوں ہوگی سبحت سبحانا حمدت حمدا، خداوند تعالیٰ کی صفات دو قسم کی ہیں۔ ایک تو صفات جلال ہیں یعنی جن میں خداوند تعالیٰ کی تنزیہ کا بیان ہے۔

ایسی صفات کی طرف سبحان اللہ سے اشارہ نکلتا ہے۔ دوسری قسم کی صفات صفات اکرام ہیں و بحمدہ اسی کی طرف مشیر ہے۔ تو گویا پہلے تو تخلیہ کا بیان ہے پھر تحلیہ کا بیان ہے۔

سبحان اللہ العظیم ، یہ بطور تذکرہ اور نتیجہ کے آخر میں ہے اس پر قسطلانی نے کہا کہ اس جملہ میں خوف و رجا دونوں کا ذکر ہے، ایمان تو نام ہی ہے خوف ورجا کی درمیانی کیفیت کا جیسا کہ ترمذی میں ابواب الجنائز میں ایک حدیث آتی ہے کہ ایک صحابی کا انتقال ہو رہا تھا آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تم اپنے آپ کو اس وقت کیسا پاتے ہو تو انھوں نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کے بارے میں ڈرتا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ سے خیر کی امید کرتا ہوں۔ امام غزالیؒ نے اس کی تشریح یوں کی ہے کہ دنیا میں تو انسان پر خوف کا غلبہ ہونا چاہیئے، لیکن جب اللہ تعالیٰ کے ہاں جانے کا وقت قریب آئے تو اس وقت رجا اور امید کا غلبہ ہونا چاہیئے۔

امام محمد بن اسماعیل البخاری نے اپنی کتاب کو ذکر پر ختم کیا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی چیز اور آخری چیز وہ اللہ کا ذکر ہے" چنانچہ جنتیوں کی غذا ہی یہی ہو گی۔ جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہوا ہے کہ صبح و شام یاد الٰہی میں مشغول ہوں گے لہٰذا انسان کو چاہیئے کہ اللہ کے ذکر سے غافل نہ رہے جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر و تازہ رہے اس میں ذکر کی تمام اقسام آ گئیں خواہ وہ بالقلب ہو یا باللسان یا بالجوارح ہو اور نماز ان تمام کو شامل ہے۔ امام بخاریؒ نے **انما الاعمال بالنیات** سے ابتداء میں اخلاص کی ترغیب دی انتہا میں ذکر کی تعلیم و ترغیب دی لہٰذا جس میں یہ دونوں چیزیں ہوں وہ کامیاب و کامران ہوا۔ **وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین**۔

اس کے بعد مولانا سعید احمد اکبر آبادی نے اپنے مختصر خطاب میں بخاریؒ کے مرتبہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ یہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے لیکن میں بطور خاص ایک بات کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بخاری شریف کا مرتبہ تمام کتب و محدثین میں ایسا ہی ہے جیسا حضرت ابوبکر صدیق کا مرتبہ تھا تمام صحابہ کرام میں۔ یہ بات میں شاعرانہ تخیلات کی طرز پر نہیں کہی بلکہ یہ ایک حقیقت ہے جس طرح دور صدیقی میں تمام فتن کی سرکوبی کے لیے حضرت ابوبکر صدیق نے تلوار اٹھائی تھی بالکل اسی طرح امام بخاری نے بھی اپنے زمانہ میں تمام فتن کا دروازہ اپنی صحیح کی تصنیف کے ساتھ بند کیا۔

آخر میں مولانا معراج الحق صاحب کی دعا پر اس بابرکت مجلس کا اختتام ہوا۔

رباعیات

باطل تری اداؤں سے لڑتے رہیں گے ہم
پرچم بلند حق کا کرتے رہیں گے ہم
ہرگز کوئی بھی خوف نہ خاطر میں لائیں گے
بس اک خدائے پاک سے ڈرتے رہیں گے ہم

اسلام کو بلند زمانے میں کریں گے
اس دین کی خاطر تادم مرگ لڑیں گے
جرأت کی جو انگشت نمائی کی کسی نے
نہ وہ ظالم ہی رہے گا نہ وہ با تقدیر رہیں گے

عارف معراجی

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے
ختم نبوت کی اشاعت بڑھائیں ،
گھر گھر ختم نبوت پہنچائیں ،

صدر مملکت اپنے آرڈی نینس کو عملی جامہ پہنائیں

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کی جانب سے یوم تشکر

کاروائی اجلاس مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بہاولپور

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے اراکین کا اجلاس زیر صدارت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل اہم فیصلہ جات کئے گئے۔

صدر پاکستان کے حالیہ بیان جس میں انہوں مرزائیوں کو قانون کی خلاف ورزی پر متنبہ کیا ہے۔ کا خیر مقدم کیا گیا۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ صدر مملکت اپنے اس بیان کو عملی جامہ پہنائیں۔ تاکہ منکرین ختم نبوت کو اپنی جارحانہ سرگرمیوں کا موقع نہ مل سکے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مندرجہ ذیل قراردادیں جمعۃ المبارک کو تمام مساجد میں پیش کی جائیں۔

(۱) یہ اجلاس قائداعظم میڈیکل کالج میں قادیانی طلبہ کی شرانگیزی پر کالج کی انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی طلباء کی رہائش و خوراک کا غیر مسلموں کے ساتھ بندوبست کیا جائے نیز دیگر تعلیمی اداروں میں قادیانی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ اور انہیں ان کے کوٹہ کے مطابق داخلہ دیا جائے۔

(۲) انہار کالونی کے ایک مکان کو قادیانی تبلیغی مقاصد کے لیے استعمال کر رہے۔ اگر ... تک وہ مکان قادیانیوں کے قبضہ سے واگذار نہ کرایا گیا۔ تو اس کے تمام تر نقصان کے ذمہ دار انتظامیہ ہوگی۔ جبکہ مجلس عمل کا وفد قبل ازیں اپنے احساسات و جذبات سے چیف انجینئر محکمہ انہار کو مطلع کر چکا ہے۔

مرزائی ذمی کافر نہیں بلکہ ان کی حیثیت حربی کافروں کی ہے۔ وہ قرآن و سنت اور آئین پاکستان سے متحارب ہیں۔ لہٰذا ان کے ساتھ حربی کافروں والا سلوک کیا جانا چاہیے۔ کلیدی عہدے سے دنیا قانوناً شرعاً درست نہیں۔ مرکزی مجلس عمل کے تمام مطالبات کی تائید و توثیق کی گئی تمام فیصلوں اور اقدامات کے لیے مکمل تعاون کا یقین دلایا گیا۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کی جانب سے یوم تشکر

ٹنڈو آدم ۱۱ مئی صدر مملکت جناب جنرل محمد ضیاء الحق کی اپیل پر ملک بھر میں یوم تشکر بڑے جوش و خروش سے منایا گیا۔ مجلس ٹنڈو آدم کی جانب سے بھی شہر کی تمام مساجد میں یوم تشکر کا اہتمام کیا گیا۔ خصوصاً جامع مسجد ٹنڈو آدم، مکی مسجد چاند مسجد، مسجد حسین شاہ، مسجد دارالعلوم حنفیہ غوثیہ فردوس مسجد، نورانی مسجد، کوثر مسجد قابل ذکر ہیں۔ جامع مسجد میں حضرت علامہ احمد میاں حمادی، مکی مسجد میں قاری عبدالرحمٰن صاحب، مسجد حنفیہ غوثیہ میں مولانا مفتی عبدالرشید صاحب، مکی مسجد میں مولانا محمد امین صاحب معلم فردوس مسجد میں استاد الحدیث صاحب مدینۃ العلوم۔ نورانی مسجد میں مولانا محمد عرفان نادری نے ختم نبوت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اور قادیانیت پر پابندی سے متعلق صدر مملکت کے حالیہ آرڈی ننس کے اجراء پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ شکرانہ کے بعد صدر محترم کے ہر قسم کے تحفظ اور مزید استحکام اور ملک میں مکمل طور پر نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی دعائیں کی گئیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے سربراہ و خطیب جامع مسجد ٹنڈو آدم جناب علامہ احمد میاں حمادی نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خداوند کریم نے مسلمانان عالم پر بالعموم اور پاکستان پر بالخصوص احسان عظیم فرمایا کہ ختم نبوت کے سو سالہ الجھے ہوئے مسئلہ کو صدر پاکستان کے ذریعہ سے سلجھا دیا۔ مولانا نے کہا قوم کو اب ہر وقت چوکنا رہنے کی ضرورت ہے

کاروان

قادیانی ذہنی ساخت کی طرح اپنے حربے پہلے سے کہیں زیادہ استعمال کرے گا۔ اس وقت ہمیں جو کچھ ملا اس پر شکر کرنا ہے۔ اور جو باقی ہے اس کے لیئے پر امن جدوجہد جاری رکھنی ہے۔ انہوں نے کہا ہمارا کام ختم نہیں ہوا بلکہ کام کا آغاز ہوا ہے۔ مجلس عمل ابھی قائم ہے۔ اور کام کی رفتار تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا صدر مملکت کے اس بروقت اقدام سے صرف یہ کہ ملک میں امن و امان قائم رہا اور عالم اسلام کی روحیں بھی تازہ ہو گئیں بلکہ ملک دشمن اور قادیانیت پسند سیاستدانوں کے منصوبے بھی خاک میں مل گئے۔ انہوں نے قادیانیت کے ایجنٹ اُن سیاستدانوں کے بیانات پر بھی شدید نکتہ چینی کی جنہوں نے صدر کے آرڈی ننس پر تنقیدیں کیں۔ اور انہیں نااتفاقی سے تعبیر کرتے ہوئے مرتدین کا حق نمک ادا کیا اور عامۃ المسلمین کے مجروح دلوں پر نمک پاشی کی۔ مولانا نے کہا پاکستان کے عوام ختم نبوت کے پروانے ہیں۔ انہیں اپنے محبوب حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت وناموس سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں جس پر اسلام کی کل عمارت اور مسلمان کے ایمان کا دارومدار ہے۔ شکرانے کے بعد صدر محترم کے اس جرأت مندانہ اقدام پر انہیں مبارکباد دی اور مزید توفیق کی دعا مانگی اور صدر محترم کے رفقاء کرام خصوصاً جناب راجہ ظفر الحق کا بھی شکریہ ادا کیا گیا اور امید کی گئی کہ باقی ماندہ مطالبات بھی جلد از جلد مکمل ہوں گے۔

بہاولپور

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے اراکین کا اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالحکیم صاحب جنرل سیکرٹری مجلس عمل منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) مجلس عمل کا یہ اجلاس بائیں بازو سے تعلق رکھنے والے چند مٹھی بھر لیڈروں (قسور گردیزی، بیگم نسیم ولی خان، غوث بخش بزنجو، شیر محمد مری) پگاڑہ لیگ پنجاب کے صدر رحمت علی علوی) کے بیان کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ جس میں مذکورہ بالا لیڈروں نے صدر مملکت کے نافذ کردہ حالیہ آرڈی ننس کے خلاف اور مرزائیوں کی حمایت کی ہے جس سے پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔

یہ اجلاس حکومت اور عوام سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس قسم سیاسی لیڈروں کا محاسبہ کیا جائے۔ تاکہ آئندہ کے لیئے کسی کو غداران ختم نبوت کی حمایت کا موقع نہ مل سکے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مرزائی مسلسل بعض اسلامی اصطلاحات مثلاً مسیح موعود، امام، سیدنا استعمال کرکے آرڈی ننس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ کو مذکورہ بالا اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے فی الفور روکا جائے۔ تاکہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح نہ ہوں۔

(۳) یہ اجلاس مچھلی بازار میں پرویزیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیوں پر انتظامیہ کی فوری توجہ مبذول کراتا ہے۔ کہ پرویزی منکرین ختم نبوت شرارتیں اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ جس سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو رہا ہے جو آگے چل کر نازک صورت بھی اختیار کر سکتا ہے۔ لہٰذا انتظامیہ کو فی الفور اس فتنہ کا انسداد کرنا چاہیے بصورت دیگر تمام نتائج کی ذمہ دار انتظامیہ ہوگی۔

(۴) یہ اجلاس لاہور کے ممتاز عالم دین قاری محمد اشرف ہاشمی کے اغواء کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ اور یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ اگر حکومت مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے لیئے بروقت اقدام کرتی اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچاتی تو یہ سانحہ رونما نہ ہوتا۔ لہٰذا قاری صاحب موصوف کو فی الفور بازیاب کیا جائے تاکہ ملک کا دینی حلقہ اطمینان کا سانس لے سکے۔ اجلاس میں مولانا عبدالحکیم۔ حاجی سیف الرحمان، محمد عبداللہ قریشی ایڈووکیٹ، مولانا محمد معاذ، شیخ محمد اقبال، سراج دین، مجید گل، محمد اسماعیل شجاع آبادی نے شرکت کی۔

بقیہ روزے کی اہمیت

کرے گا کہ میری وجہ سے اس بندہ نے دن کو کھانا پینا اور خواہش نفس کا پورا کرنا چھوڑا تھا (پس اس کو بخش دیا جائے، اور اس کو پورا اجر دیا جائے) تو اللہ تعالیٰ روزے کی سفارش قبول فرمائے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ:۔

"روزہ دار کے منہ کی بدبو (جو بعض اوقات معدہ خالی ہونے کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے) اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے اچھی ہے۔"

ان حدیثوں میں روزے کی جو فضیلتیں بیان ہوئی ہیں ان کے علاوہ اس کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ انسانوں کو دوسرے حیوانوں سے ممتاز کرتا ہے

بقیہ:۔ ختم نبوت کانفرنس

مولانا رحمت یار اللہ نے فرمایا

مسلمانو اگر تم متحد و متفق رہے تو یقین جانو کہ مجلس عمل کے بقایا مطالبات بھی پورے ہو کر رہیں گے

عوام کے تاثرات اس طرح کے تھے

کہ ہم ناموس ختم نبوت کی خاطر اپنی جان، اپنا مال، اپنی اولاد غرضیکہ اپنا سب کچھ نچھاور کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس کا تحفظ کریں گے۔ اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ہر حکم کی تعمیل اپنا فرض سمجھ کر اس کو پورا کریں گے

بقیہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بجائے اپنی طبیعت عالیہ کا علاج کرلے پھر ان اکابر کی شان میں زبان کو حرکت دے ؎

شکوہ کرنا ہو تو اپنا کر مقدر کا نہ کر
صورت گر یہ صورت ہے خود تیرے عمل کا

بےنظیر ذاتِ بابرکات صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حکیم الامتؒ فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اس لیے ہوئی کہ آپ سے فیض تام و تجار کا حاصل ہو یہ خلاصہ ہے اس غایت کا .... ان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال الاستعداد ہونا دو اس کے دو درجہ فعلیت میں بھی آپ کا کامل ہونا جس کا حاصل ہے کہ آپ محض واسطہ فی الاثبات ہی نہیں واسطہ فی الثبوت بھی ہیں یعنی دوسروں کی تکمیل کی طرف آپ کا متوجہ ہو کر ان کو فیضیاب کرنا یعنی ان میں جو اپنی استعداد ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں کی تکمیل فرمانا۔ اور اس تکمیل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے نظیری ثابت ہونا۔" (وعظ النظور صلی...)

حضرت حکیم الامتؒ نے مذکورہ ارشاد سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل و مکمل مانتے تھے۔ کامل اولاستعداد تھے۔ آپ نے صحابہ کرام کی پوری پوری تکمیل فرمائی۔ اور ایسی تکمیل فرمائی کہ افق عالم پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے اور اس مقام پر پہنچے جہاں بڑے بڑے مدعیان فرزانگی کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ ؎

ہر کہ گوید کہ اصحابی کالنجوم
للسری قدوۃ وللطاغی رجوم

اس کے باوجود بھی اگر کوئی یہ کہے کہ علمائے دیوبند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل و مکمل ہونے کو نہیں مانتے تو اس کی عقل پر سوائے ماتم کے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:۔

"ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو کامل و مکمل ہیں" (الحجۃ... البقرۃ صفحہ۲)

ایک مرتبہ فرمایا:۔

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر صفت میں کامل تھے۔ حسن و جمال میں بھی قوت میں بھی حسن انتظام میں بھی، لطافت طبع میں بھی اور دوسرے اوصاف میں بھی" (ملفوظات حصہ ہفتم صفحہ۳)

بقیہ مسلمانوں کی فتح مبین

کے دام تزویر میں پھنسانے رہیں اور پاکستانی زرمبادلہ سے وہ مصرف پاکستان بلکہ عالم عرب کے خلاف اسلام دشمنی کا دھندہ جاری رکھیں۔

(۶)— ربوہ کے مرزائی تحریک کی معاشی عمارت سادہ لوح اور خوش عقیدگی کے جذبہ کو میں جکڑے ہوئے پیروکاروں کے مالی اور اقتصادی استحصال پر قائم ہے وہ ایسے جال میں پھنسے ہوئے ہیں کہ اپنے خون پسینے کی کمائی لازماً انہیں مرزائی پاپائیت کی نذر کرنی پڑتی ہے بسا اوقات اس استحصال کی شکنجہ معاشی و سماجی شکنجے سے رہائی ان مجبور دبے ہوئے پیروکاروں کے لیے ناممکن ہوتی ہے وہ مجبوراً اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اور بعد از مرگ ساری جائیداد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کے نام منتقل کرتے رہتے ہیں۔ ایسی بہت بڑی جائیداد مرزائی سرمایہ کے نام ہے اور جہاں کی معاشی اور افزائی میں معاملے کا ایک بڑا حصہ ہے۔ مرزائیوں کے استحصالی ہتھکنڈے ہیں۔ جن پر از سر نو نظر ڈالنے کی ضرورت ہے، اس سے نہ صرف مسلمان مطمئن ہوں گے بلکہ قادیانی استحصال کا شکار قادیانی فرقے کے لوگ بھی نجات پا کر اپنے مذہب اور عقیدہ کے بارے میں از سر نو آزادانہ فیصلہ کر سکیں گے۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

بقیہ:۔ ایک حرف ناصحانہ یا طرز شاطرانہ

○ عام مسلمانوں کی قربانی:۔ میرے مخالف جنگلوں کے سور ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔ نعوذ باللہ۔

○ جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں (انوار الاسلام صفحہ۳۰)

○ خود اپنے بارے میں مرزا کا کلام یہ: کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں، ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ۹۷)

یہ تھیں مرزا کی شریفانہ گل افشانی کلام کی چند جھلکیاں، اس سے عام مسلمان خود فیصلہ کریں کہ ان (مرزائیوں) کی تحریر کا یہ انداز حرف ناصحانہ ہے یا طرز شاطرانہ؟

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

نعت شریف [مستزاد]

پروفیسر مرزا غلام رسول اظہر

اے دلستانِ دلبراں
اے سجدہ گاہِ قدسیاں
اے وجہِ تکوینِ جہاں
اے رحمت اللعالمین
شانِ زمیں گردوں نشیں

●

معجز بیاں غنچہ دہن
اے خوش زباں شیریں سخن
اے مصدرِ تعلیم و فن
اے قبلۂ رُوح الامیں
تو حاملِ حرفِ متیں

●

ترا ہر قدم منزل نشاں
افلاک گردِ کارواں
زیرِ نظر ہفت آسماں
اوّل قدم عرشِ بریں
قوسین سے نزل قریں

●

لُطفِ عمیمِ کبریا
سرِّ حکیمِ دوسرا
دُرِّ یتیمِ آمنہ
اے رونقِ رخسارِ دیں"
یعنی حیا دارِ یقیں

●

تُو بحر و بر کا تاجور
خیر الوریٰ خیر البشر
عیسیٰ نفس موسیٰ نظر
آدم صفت قامت حسیں
یونس رخ و یوسف جبیں

●

لا تقنطوا کی آبرو
اسرارِ "او" کی جستجو
اُو شکل تو ہے ہُوبہُو
شاہد ترا قولِ مبیں
لاریب ہم کو ہے یقیں

●

جامِ مئے احمر پلا
آبِ جوئے کوثر پلا
اے ساقیٔ اطہر پلا
تسنیم سے پُر ساتگیں
لذت میں رشکِ انگبیں

●

اخلاق میں کردار میں
اوصاف میں اطوار میں
رفتار میں گفتار میں
رستہ ترا حبل المتیں
از اولیں تا آخریں

●

مرقوم ہے توراۃ میں
انجیل کے صفحات میں
قرآں کی آیات میں
تاریخ کے عہدِ آفریں
احمد امامُ المرسلیں

●

میں تشنہ دل تشنہ نظر
تُفتہ بدن تفتہ جگر
اور سر برہنہ در بدر
چشمِ تمنا آبگیں
اِک جلوۂ سیمیں جبیں

●

اے مالکِ ملکِ عطا
اے منبعِ جود و سخا
اظہر پریشاں بے نوا
لِلّٰہ وقتِ واپسیں
لُطفِ نگاہِ دِل نشیں!!

●